بہترین اردو لطیفے

دوستوں کے لطیفے

☆

شاعر اپنے دوست سے: میں تمہیں اپنی نظم سنا رہا ہوں، غور سے سن رہے ہو نا؟

دوست: بالکل سن رہا ہوں۔

شاعر: لیکن تم تو جمائیاں لے رہے ہو؟

دوست: بھلے مانس، یہی تو اس بات کا ثبوت ہے کہ میں نظم سن رہا ہوں۔
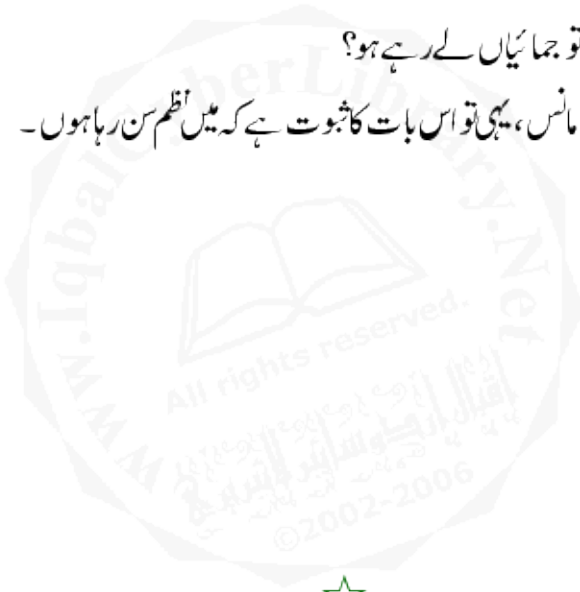
ڈاکٹر: یہ آپریشن بہت خطرناک ہے سو میں سے نوے آدمی مر جاتے ہیں۔ آپریشن شروع کرنے سے پہلے مجھے یہ بتائیے کہ میں آپ کے لیے کیا کروں؟

مریض: صرف یہی کہ میری چھڑی اور جوتے دے کر کمرے سے باہر جانے کا راستہ بتا دیجیے۔

☆

استاد: بتاؤ انگریزوں نے ہندوستان کا نام انڈیا کیوں رکھا تھا؟

احمد: جناب! اس لیے کہ انہیں یہاں کھانے کو انڈے وافر مقدار میں ملے تھے۔

☆

اسلم: میں نے خواب میں دیکھا کہ سانپ نے میرے پاؤں کو ڈس لیا ہے۔

شیر علی: تو پھر آئندہ جوتے پہن کر سویا کرو۔

☆

ایک شخص کو کوڑوں کی سزا دی گئی۔ جتنا اس کو مارا جاتا اتنا ہی وہ ہنستا۔
سزا دینے کے بعد اس شخص سے ہنسنے کی وجہ معلوم کی گئی تو اس نے جواب دیا۔
ملزم تو دوسرا آدمی ہے، مجھے آپ نے دھوکے میں سزا دی تھی، میں اس لیے ہنس رہا تھا کہ آپ لوگ بھی بیوقوف بن رہے ہیں۔

☆

منی: بھیا، میرا دانت ہل رہا ہے بسکٹ کھایا ہی نہیں جا رہا؟
بھیا: ارے، اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے لاؤ مجھے دو میں کھا لیتا ہوں۔

☆

استاد: شاہد! ''عین نوازش'' کو جملے میں استعمال کرو۔

شاہد: جناب اگر آپ ہر ہفتہ ہمیں چھ چھٹیاں دے دیا کریں تو آپ کی عین نوازش ہوگی۔

☆

استاد: مٹی کا تیل کہاں سے نکلتا ہے؟

حنیف: جناب کنستر سے۔

☆

باپ: تم نے تمام سوال غلط کیوں کیے؟

بیٹا: وہ تمام سوال میری پیدائش سے پہلے کے متعلق تھے

☆

استاد: بتاؤ بکس کی جمع کیا ہے؟

شاگرد: جناب! بکواس۔

استاد: بتاؤ جھنگ کیوں مشہور ہے؟

شاگرد: (معصومیت سے) کیونکہ میرے دادا وہاں رہتے ہیں۔

☆

ایک صاحب رنجیدہ حال بیٹھے تھے کہ اتنے میں ان کا پرانا دوست آیا اس نے غم کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا میرے بیٹے کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

دوست نے کہا ''ارے بھئی حوصلہ کرو اس میں رونے کی کیا بات ہے خدا نے چاہا تو اگلے سال پاس ہو جائے گا''۔

☆

ایک دفعہ ایک شخص کو بدتمیزی کرنے پر محفل سے نکال دیا گیا۔لوگوں نے کہا، یہ تو بہت بری بات ہوئی کہ تمہیں بھری محفل سے نکال دیا گیا۔اس شخص نے اطمینان سے جواب دیا۔نہیں یہ تو چھوٹی سی محفل تھی، مجھے تو بڑی بڑی محفلوں سے نکالا جا چکا ہے۔

ماں: بیٹے سے تم نے صبح سے میرا مغز چاٹ لیا ہے۔

بیٹا: معصومیت سے امی جان، میں تو مغز چکھا تک نہیں۔

☆

ایک چھوٹی بچی وکیل صاحب کے گھر گئی۔ وہاں اس نے جب ڈھیر ساری کتابیں دیکھیں تو کہنے لگی: انکل، کیا آپ بھی میرے ابو کی طرح لائبریری کی کتابیں واپس نہیں کرتے؟

☆

پہلا دوست: یہ چیونٹیاں بھی عجب شے ہیں بس ہر وقت کام...... میں لگی رہتی ہیں ان کی زندگی میں تو تفریح ہے ہی نہیں۔

دوسرا دوست: میں نہیں مانتا، ہم جب بھی پکنک پر گئے ہیں انہیں وہاں پہلے سے موجود پایا ہے۔

☆

ماں: بیٹے سے تم گائے پر کیا لکھ رہے ہو؟ اور اسے کہاں لے جا رہے ہو؟

بیٹا: امی جان! کل ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ گائے پر مضمون لکھ کر لانا تو میں گائے پر مضمون لکھ کر اسے سکول لے جا رہا ہوں۔

☆

پہلا دوست: یار! اس گاؤں کے لوگ تو بہت ہی گئے گزرے ہیں۔

دوسرا دوست: کیوں بھئی کیا ہوا؟

پہلا دوست: میں نے بازار سے برف خریدی تو راستے میں چند دوست مل گئے، میں برف ایک طرف رکھ کر باتیں کرنے لگا۔ گھنٹہ بھر میں دیکھا تو برف غائب تھی۔

☆

تمہارا خیال ہے کہ مردے انسان سے باتیں کر سکتا ہیں؟

کیوں نہیں؟ آخر میں تمہاری باتیں سن ہی رہا ہوں ناں؟

☆

باپ: بڑے پیار سے شاہد بیٹے کیا کر رہے ہو؟

شاہد: کوئی خاص کام نہیں، ابا جان صرف شرارتی مچھلیوں کو حوض سے باہر نکال رہا ہوں۔

باپ: دھاڑتے ہوئے، ہائیں ایسا کیوں کر رہے ہو؟

شاہد: امی نے کہا ہے زیادہ دیر نہانے سے زکام ہو جاتا ہے۔

☆

سلیم: استاد سے شکایت کر رہا ہے جب میں اسکول کے اسٹینڈ پر اپنی سائیکل کھڑی کرتا ہوں تو نہ جانے کون اس کی ہوا نکال دیتا ہے۔

استاد: غصے سے بے وقوف یہ تمہاری اپنی غلطی ہے اگر سائیکل کی ہوا تم خود نکال لایا کرو تو دیکھوں پھر کون نکالتا ہے تمہاری سائیکل کی ہوا............

☆

باپ: تمہاری سکول میں کون ہے جو نہیں پڑھتا ہے؟

بیٹا: جلدی سے ہیڈ ماسٹر صاحب............

☆

ارشد: میں بچپن میں بہت طاقتور ہوتا تھا۔

حامد: وہ کیسے؟

ارشد: میری امی کہتی ہیں کہ بچپن میں، میں جب روتا تھا تو سارا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا۔

☆

جب کار ندی کے کنارے پہنچی تو ڈرائیور نے دیکھا کہ پل ٹوٹا ہوا ہے کنارے پر ایک دیہاتی بیٹھا گنا چوس رہا تھا۔

ڈرائیور نے پوچھا یہ ندی کیا بہت گہری ہے؟

جواب ملا۔ نہیں

کیا کار اس میں سے گزر جائے گی؟

دیہاتی بولا ہاں جی ضرور گزر جائے گی۔

یہ سن کر ڈرائیور نے بلا خوف وخطر کار ندی میں ڈال دی دو تین گز جا کر کار تقریباً ڈوب گئی، ڈرائیور بمشکل جان بچا کر باہر نکلا اور چیخا تم تو کہتے تھے کہ ندی زیادہ گہری نہیں ہے۔ اس میں تو میری کار بھی ڈوب گئی۔

دیہاتی سر کھجاتے ہوئے بولا۔ عجیب بات ہے، ابھی تھوڑی دیر ہوئی ایک چُوزے نے بھی یہی ندی پار کی تھی پانی تو اس کی ٹانگوں تک ہی تھا۔

☆

استاد: پلیٹ فارم کسے کہتے ہیں؟

شاگرد: جناب جس پلیٹ میں فارم رکھا ہوا ہو......!

☆

C.M.H کی تیز وطرار نرس نے اپنی سہیلی سے کہا۔

پتہ ہے ثمینہ جب اس شخص نے میری عمر پوچھی تو میں عجیب الجھن میں مبتلا ہو گئی۔ فیصلہ ہی نہ کر سکی کہ میں چوبیس کی ہوں یا چھبیس کی۔

سہیلی نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

پھر تم نے کیا کہا۔

نرس نے مسکرا کر جواب دیا۔

بس اٹھارہ سال!

نرسوں کے ہاسٹل میں اچانک لائٹ چلی گئی۔ فوراً موم بتیاں جلا دی گئیں اور آپس میں وقت گزارنے کے لیے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

ایک عقلمند نرس بولی۔

بھئی بہت گرمی ہے کم از کم چھت کا پنکھا ہی چلا دو۔

کونے سے دوسری عقلمند نرس بولی۔

نہیں نہیں پنکھا مت چلانا ورنہ ساری موم بتیاں بجھ جائیں گی۔

☆

نرس مارتھا ناظم آباد کی ایک دکان سے کچھ خرید و فروخت کر رہی تھی کہ ایک شخص نے اندر آ کر اطلاع دی کہ ''محترمہ کوئی شخص آپ کی کار کو چرائے لے جا رہا ہے۔''

نرس سب کچھ وہیں چھوڑ چھاڑ باہر بھاگی، لیکن چند ہی لمحوں بعد واپس آ گئی اور دوبارہ خرید و فروخت میں مصروف ہو گئی۔

دکاندار نے کہا:

''معلوم ہوتا کہ کار کے چوری ہونے والی اطلاع غلط تھی۔''

نرس نے کہا اطلاع بالکل درست تھی۔

پھر آپ نے کیا کیا؟

دکاندار نے حیرت سے پوچھا۔ چور کر پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔

جی نہیں چور کار لے کر بھاگ گیا۔

تعجب ہے آپ کی کار چوری ہو گئی اور آپ اتنی مطمئن نظر آ رہی ہیں۔

اس کی ایک وجہ ہے نرس نے دکاندار کو بتایا۔ چور بچ نہیں سکے گا۔ وہ کار لے کر بھاگ رہا تھا اور میری پہنچ سے دور تھا اس وقت میں نے فوراً اپنے ہوش و حواس برقرار رکھتے ہوئے کار کا نمبر نوٹ کر لیا ہے اس نمبر کی انکوائری کر کے پولیس ہر بات کا پتہ چلا لے گی۔

☆

ایک لیڈی ڈاکٹر بہت ہی چھوٹے قد کی تھیں انہیں اس کا شدید احساس تھا، ایک مرتبہ وہ ایک پارٹی میں شریک ہوئیں تو قد اونچا کرنے لیے اونچی ایڑی کے سینڈل پہنے اور بالوں کی چوٹی بھی اس انداز میں گوندھی کہ قد اونچا دکھائی دے۔

پارٹی میں ایک شوخ نرس ان کی اس کوشش کو بھانپ کر بولی: ڈاکٹر! آج تو آپ نے قد اونچا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے۔

بیگم صاحبہ ایک بہترین نرس تو تھیں لیکن کھانا پکانا نہ جانتی تھیں۔ شوہر صاحب نے تنگ آکر بازار سے پکوان کی ایک کتاب خرید کر دیتے ہوئے کہا اسے دیکھو اور کھانا پکانا سیکھو۔ اس کے باوجود بیوی کو کھانا پکانا نہ آیا۔ شوہر موصوف غصے سے بولے اس کتاب کی مدد سے بھی تم کھانا پکانا نہ سیکھ سکیں۔

نرس صاحبہ نے معصومیت سے جواب دیا۔

اس میں جتنے طریقے ہیں ان میں تین آدمیوں کے حساب سے مصالحے بتائے گئے ہیں اور ہم ماشاءاللہ سے ساس اور نندوں سمیت پندرہ افراد ہیں۔

ایک نرس نے بڑے فخر کے ساتھ اپنا نیا مکان اپنی ایک سہیلی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

بارہ کمروں کا یہ مکان میں نے دھلائی کے ساتھ ملنے والے انعامی کوپن جمع کر کے بنوایا ہے۔

سہیلی بولی:

لیکن تم نے صرف ایک کمرہ ہی دکھایا ہے، باقی گیارہ کمرے بھی تو دکھاؤ۔

نرس نے جواب دیا۔

انہیں دیکھ کر کیا کرو گی ان میں چھت تک صابن لگا ہوا ہے۔

ایک نرس کے ذمے کسی دوسری نرس کے سو روپے واجب الادا تھے، ایک دن دونوں کی بازار میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ قرض خواہ نرس نے اس کو روک لیا اور کہا جب تک قرض ادا نہ کرو گی جانے نہ دوں گی۔

دونوں کی تو تو میں میں پر لوگ جمع ہونے لگے۔

آخر چالاک قرضدار نرس نے دوسری نرس سے آہستہ سے کہا۔

تمہارے کتنے پیسے بقایا ہیں؟

اس نرس نے کہا سو روپے۔

بس؟ یہ کوئی رقم ہے پھر دھیرے سے بولی۔

پچاس روپے تو میں کل دے دوں گی اور پینتالیس روپے پرسوں۔

پھر زور سے بولی۔

باقی کیا بچے۔

قرض خواہ نرس نے جواب دیا۔

پانچ روپے۔

قرض دار نرس نے لال پیلی آنکھیں کر کے چیخ کر کہا۔تم پانچ روپے کے لیے میری عزت اور آبرو کے درپے ہو بھرے بازار میں مجھے رسوا کر رہی ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ یہ پکڑو پانچ روپے اور فوراً وہاں سے چل دی۔

☆

ایک بھاری بھرکم نرس نے اپنے نحیف سے شوہر کو کہا:

''میاں ذرا کچن سے ہری پھولدار پلیٹ اٹھالانا''۔تھوڑی دیر میں کچن سے میاں کی آواز آئی بیگم ہری پھولدار پلیٹ یہاں نہیں ہے۔

نرس صاحبہ نے بھنا کر جواب دیا۔

''مجھے پتہ تھا کہ تم نکلے کام چور اور اندھے ہو،تمہیں پلیٹ نظر نہیں آئے گی'' اسی لیے میں پہلے سے اٹھالائی تھی۔

نوبیاہتا نرس شادی کے دوسرے ہی دن ہسپتال آئی اور اپنی کولیگ سے مل کر بلک بلک کر رونے لگی۔

''ارے ارے روتی کیوں ہو، بات کیا ہے'' سب نے بیک زبان پوچھا۔ مجھے دھوکا دیا گیا، مجھے اندھیرے میں رکھا گیا ہے۔نرس نے روتے ہوئے کہا۔شادی کے بعد مجھے علم ہوا کہ جس سے میری شادی ہوئی ہے وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اوراس کے پانچ بچے بھی موجود ہیں۔

پھر تو تم پر واقعی ظلم ہوا ہے۔سب کی متفقہ رائے تھی۔ہاں ہاں نرس بدستور روتے ہوئے بولی: مجھ پر ہی نہیں،میرے چھ معصوم بچوں پر بھی ظلم ہوا ہے۔

ایک دن جب نرس کو بغیر کسی وجہ کے گالیوں سننی پڑیں تو نرس کے صبر کا پیانہ لبریز ہو گیا اور وہ بولی۔

میڈم اگر میں آپ کو گدھی کہوں تو آپ کیا کر لیں گی۔

میں تمہیں نوکری سے نکلوا دوں گی۔

اور میڈم اگر میں آپ کو دل ہی دل میں گالیوں سے نوازوں تب؟

تب......تب......میں تمہیں کچھ نہ کہہ سکوں گی۔

وارڈن نے سوچ کر جواب دیا۔

تو میڈم پھر میں اپنے دل میں آپ کو گالیوں سے نواز رہی ہوں۔

☆

ایک نرس کافی ہاؤس گئی اور آرڈر دینے سے پہلے ویٹر سے پوچھا:

کیا یہاں کافی خالص ہوتی ہے؟

یقیناً مادام! آپ کے خیالات کی طرح خالص کافی، ویٹر نے شیخی بگھاری۔

نرس نے چند لمحے غور کیا اور پھر آہستہ سے ایک چائے کا آرڈر دے دیا۔

☆
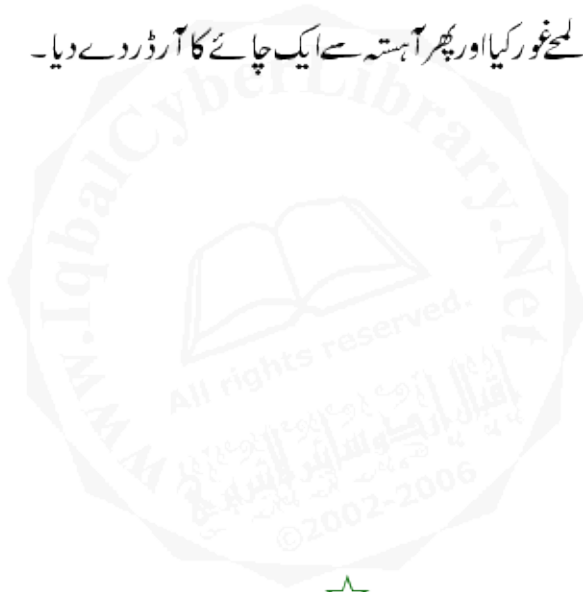
مریض کی بیگم اس کی احوال پرسی کے لیے آئی ہوئی تھی اور لاغر مریض اس کے قریب لیٹا اونگھ رہا تھا۔ بور ہو کر اس کی بیگم اٹھ کر باہر چلی گئی۔

اچانک مریض نے آنکھ کھولی اور پاس پڑا سیب اٹھانے لگا۔ جو اس سے اٹھایا نہ گیا اور زمین پر گر گیا مریض جھک کر پلنگ کے نیچے سے سیب اٹھا رہا تھا کہ اچانک نرس کی نظر اس پر پڑی۔

اور وہ بے اختیار بول پڑی۔

آپ کی بیگم باہر گئی ہیں سر پلنگ کے نیچے انہیں تلاش نہ کریں۔

☆

ایک نرس نے اپنی کولیگ نرس سے شکایت کی کہ تم نے اس سے وہ بات کہہ دی ہے حالانکہ میں نے تم سے کہا تھا کہ اس سے مت کہنا۔

اچھا ان کی کولیگ افسوس سے بولی:

میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ تمہیں ہرگز نہ بتائے کہ میں نے اس سے یہ بات کہہ دی ہے۔

اوہ! پہلی نرس نے آہ بھر کر کہا ٹھیک ہے اب تم اسے مت بتانا کہ میں تم سے شکایت کر رہی تھی۔

لیڈی ڈاکٹر: نرس کیا یہ درست ہے کہ خلیل سے تم نے اس کی دولت کی خاطر شادی کی ہے جو اس کے دادا اس کے لیے چھوڑ کر مرے تھے۔

نرس...... ہرگز نہیں مجھے خلیل سے ہر حال میں شادی کرنا تھی چاہے کوئی شخص بھی خلیل کے لیے رقم چھوڑ کر مرتا۔

☆

مریض: نرس کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں تندرست ہو جاؤں۔

نرس: ہاں

مریض: تو کیا کہ آپ واقعی خلوص دل سے میری زندگی کی متمنی ہیں۔

نرس: یقیناً۔

مریض: تو براہ کرم آکسیجن پائپ سے اپنا پاؤں ہٹا لیں۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔

ایک نرس اپنے شوہر کو روزانہ بس کے کرایہ کے لیے ایک روپیہ دیتی تھی۔ ایک روز شام کو دفتر سے واپسی پر شوہر خوشی سے پاگل ہوا گھر میں داخل ہوا اور بیوی کو پکار کر کہا:

بیگم تمہارے لیے ایک بہت بڑی خوشخبری ہے میں نے لاٹری میں پچاس ہزار روپے حاصل کیے ہیں۔

نرس نے سرد لہجے میں کہا:

خوش تو میں بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتاؤ لاٹری کا ٹکٹ خریدنے کے لیے تمہارے پاس دو روپے کہاں سے آئے؟

☆

ہم عورتوں کی اکثریت پر سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ ہم افواہوں کو دہراتی رہتی ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ یہ سراسر زیادتی ہے کیونکہ ہم میں سے بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو افواہوں کو دہراتی نہیں بلکہ ایجاد کرتی ہیں۔

☆

آپریشن تھیٹر کی طرف جاتے ہوئے مریض نے کہا۔

''نرس میں بہت نروس ہوں یہ میرا پہلا آپریشن ہے''

نرس: آپ حوصلہ رکھیں۔ڈاکٹر صاحب کی طرف دیکھیں ان کا بھی یہ پہلا ہی آپریشن ہے۔

☆

نرس نے دیوالیہ ہو جانے والے کروڑ پتی سے کہا:

''سر ذرا اطمینان سے صورت حال کا جائزہ لیجئے۔ باہر چڑیاں چہچہا رہی ہیں۔ چمک دار دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ پھول کھلے ہوئے ہیں اور آپ دیوالیہ ہو چکے ہیں''

ان چار باتوں میں صرف ایک بات پریشان کن ہے۔اس میں آخر گھبرانے کی کیا بات ہے۔

نئی شادی شدہ دلہن اپنے شوہر کے ساتھ مل کر گھر کو ازسرنو آراستہ کر رہی تھی۔ ایک تصویر دیوار پر لگانے کے لیے کیل اور ہتھوڑا دے کر شوہر کر سٹول پر چڑھا دیا وہ کیل پر ہتھوڑا مارنے ہی والا تھا کہ چلا کر گھبرائی ہوئی آواز میں بولی:

''دیکھو! احتیاط سے کیل ٹھونکنا کہیں اپنا ہاتھ زخمی نہ کر بیٹھنا ورنہ اس کے خون سے امی کا دیا ہوا قالین تباہ ہو جائے گا۔''

ایک دن ایک پولیس افسر کی بیوی اپنے شوہر کی جیب سے ہزار روپے نکال رہی تھی کہ اچانک شوہر نے کہا:

''بیگم ہینڈز اپ۔''

بیوی نے کہا: سرتاج میں آپ کی بیگم ہوں۔

شوہر نے کہا: میں اس وقت سرتاج نہیں پولیس افسر ہوں۔

تو بیوی نے فوراً دوسو روپے دیتے ہوئے کہا۔ تو پھر مک مکا کرلو اور معاملہ یہیں ختم کردو۔

ریگستان میں ریت کا بہت بھیانک طوفان آیا ہوا تھا ہفتہ بھر سے مسلسل ریتلی ہوا چل رہی تھی۔ ایک آدمی اونٹ پر سوار ہوکر جا رہا تھا کہ اسے ریت پر ایک ہیٹ پڑی دکھائی دی۔ اس نے ہیٹ اٹھائی تو ایک آدمی کا سر اور بال نظر آئے۔ پاس کی ریت جھاڑی تو منہ، ناک، کان وغیرہ بھی نظر آئے۔ اور پھر اسے ہیٹ والے آدمی نے نرم لہجے میں کہا ''ہاتھ سے کام نہیں چلے گا، پھاوڑا لے کر ریت ہٹایئے کیونکہ میں بھی آپ کی طرح اونٹ پر بیٹھا ہوں۔''

☆

ایک بے وقوف کراچی جا رہا تھا اور وہ لاہور سے سوار ہوا تھا۔ ملتان پر اس نے ریڈیو آن کیا تو آواز آئی۔ ''یہ ریڈیو پاکستان کراچی ہے''۔ چنانچہ یہ سن کر وہ ملتان ہی اتر گیا۔ بندر روڈ ڈھونڈنے میں سارا دن لگ گیا۔ شام ہونے پر اس کو ایک اور بے وقوف مل گیا پہلے بے وقوف نے اس سے پوچھا ''یار میں صبح سے بندر روڈ ڈھونڈ رہا ہوں لیکن وہ نہیں ملتا''۔

دوسرا بے وقوف نے کہا۔

''تم تو صبح سے ڈھونڈ رہے ہو مجھے تو ایک مہینے سے منوڑہ نہیں ملا۔''

ایک مرتبہ اکبر بادشاہ سے لوگوں نے شکایت کی کہ آپ کے راج میں ایک ایسا آدمی ہے جس کا منہ صبح صبح دیکھو تو دن بھر کھانا ہی نہیں ملتا۔ بادشاہ نے اسے آزمانے کے لیے بلایا اور اپنے کمرے کے سامنے سلا دیا اور صبح اس کا منہ دیکھا اور واقعی اس دن کوئی ایسی بات ہوگئی کہ جس کی وجہ سے بادشاہ دن بھر کھانا نہ کھا سکا اس نے اس آدمی کو پھانسی کا حکم دے دیا۔

اس آدمی نے نے بیربل سے التجا کی وہ اسے پھانسی سے بچا لے۔

بیربل نے بادشاہ سے پوچھا آپ اسے پھانسی کیوں دے رہے ہیں؟

بادشاہ نے کہا ''یہ آدمی منحوس ہے، میں نے آج صبح اس کی شکل دیکھی تو مجھے کھانا نصیب نہیں ہوا۔

بیربل نے کہا، بادشاہ سلامت آپ نے اس کی صورت دیکھی تو آپ کو کھانا نصیب نہ ہوا۔ اور اس نے صبح آپ کی صورت دیکھی تو موت کا حکم مل گیا۔ تو منحوس کون ہوا؟''

☆

ایک صاحب نے اپنے دوست سے کہا ''میں نے بیس برس پہلے لومیرج کی تھی اور یہ بیس برس میں نے بڑے سکون اور اطمینان سے گزارے۔''

دوست نے فوراً پوچھا۔

تو پھر اب کیا ہوا ہے؟

یہ میری بدقسمتی ہے کہ کل ہی میری بیوی بیس برس کے بعد میکے سے آ گئی ہے۔

☆

ایک ہسپتال میں ایک باپ اپنے بچے کو شیشے کے بنے ہوئے پارٹیشن کے پیچھے سے دیکھ رہا تھا۔ بچوں کے جھولوں کی کئی قطاریں لگی ہوئی تھی۔ اتنے میں ایک عرب شیخ بھی آ کر بچوں کو جھانکنے لگا اس آدمی نے شیخ سے پوچھا
''آپ کا بچہ کون سا ہے؟''
شیخ صاحب نے کہا۔
''پہلی تین قطاروں میں میرے ہی بچے ہیں۔''

☆

ایک جیب کترے کو ایک کار والے نے لفٹ دی۔ باتوں باتوں میں جب اسے یہ پتہ چلا کہ وہ جیب کترا ہے تو گھبرا کر انہوں نے گاڑی کا ایکسیڈنٹ کر دیا۔ پولیس والا آیا اور اس نے گاڑی اور لائسنس کا نمبر لے لیا۔
موٹر والے نے کہا تمہیں لفٹ دے کر میں کتنی مصیبت میں پڑ گیا ہوں انسپکٹر نے ڈائری میں نوٹ کر لیا ہے۔ اب فلاں دن مجھے کورٹ میں پیش ہونا پڑے گا۔ جیب کترے نے کہا کوئی ضرورت نہیں یہ لیجئے ڈائری جس میں پولیس والے نے آپ کی گاڑی کا نمبر وغیرہ نوٹ کیا ہے۔

☆

ایک فوجی افسر کی ایک ٹانگ لڑائی میں کٹ گئی۔انہوں نے لکڑی کی اتنی عمدہ ٹانگ بنوائی جو بالکل اصلی لگتی تھی، ایک مرتبہ جھگڑے میں ان کی ٹانگ میں پولیس کی گولی لگ گئی تو ان کا دوست بولا۔گھبراؤ نہیں میں ابھی سرجن کو بلاتا ہوں۔فوجی افسر بولا۔نہیں بھائی کسی بڑھئی کو بلاؤ۔

☆

ایک راہ گیر کو کسی گدھے نے دولتی ماری۔راہ گیر کو بہت غصہ آیا۔اس نے بھی اپنی ٹانگ زور سے گدھے کے پیٹ میں ماری اور کہنے لگا۔

''کیا تو سمجھتا ہے کہ میں تجھ سے کم ہوں''

☆

ایک عورت گھر کے کام کاج میں مصروف تھی، اس کا چھوٹا بچہ دوسرے کمرے میں مسلسل روئے جا رہا تھا اور بڑا بچہ اس کے سامنے بیٹھا بسکٹ کھا رہا تھا کافی دیر گزر گئی تو عورت نے چیخ کر کہا۔ ارے منے، تمہارا بھائی کیوں رو رہا ہے؟

بڑے بچے نے وہیں سے جواب دیا۔

امی وہ بسکٹ کا پیکٹ مانگ رہا ہے، آپ کام کرتی رہیں میں خالی کر کے ابھی دیتا ہوں۔

ایک راہ گیر نے شیخ صاحب کے مکان کی کنڈی بجائی۔ شیخ صاحب نے باہر نکل کر حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''فرمایئے کیسے زحمت فرمائی۔''

راہگیر: جناب آپ اپنے لڑکے کو سمجھایئے کہ راہگیروں پر پتھراؤ نہ کرے۔ وہ کئی مرتبہ مجھے مار چکا ہے، مگر میں ہر بار بچ گیا۔

شیخ صاحب: اگر آپ بچ گئے ہیں تو پتھراؤ کرنے والا میرا لڑکا نہیں ہو سکتا ''وہ کوئی اناڑی ہوگا۔''

☆

ایک افیمی ٹرین میں سفر کر رہا تھا، اس نے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔
بھائی مجھے اگلے اسٹیشن پر جگا دینا۔
جب اسٹیشن آیا تو اس آدمی نے افیمی کو جگا دیا۔ افیمی نے نیند میں اپنی پگڑی چھوڑ کر ایک پولیس والے کی ٹوپی پہنی اور نیچے اتر گیا۔ پلیٹ فارم پر آئینہ دیکھ کر کہنے لگا۔ ”بے وقوف نے میرے بجائے پولیس والے کو اٹھا دیا ہے“

☆

ریلوے کراسنگ پر چوکیدار کے لیے ایک پوسٹ خالی تھی اور اس پوسٹ کے لیے انٹرویو ہو رہا تھا ایک آدمی سے پوچھا گیا۔
ایک ہی لائن پر اگر دو گاڑیاں آ رہی ہوں تو تم انہیں کیسے روکو گے؟
جواب ملا۔ لال جھنڈی دکھاؤں گا۔ اگر جھنڈی نہ ملے تو لال پگڑی یا لال شرٹ اتار کر دکھاؤں گا۔ اگر رات کا وقت ہوا تو لال بتی دکھاؤں گا اور اگر وہ بھی نہ ملی تو سب گھر والوں کو بلاؤں گا۔ ”کہ آؤ تم لوگوں نے ریلوے کی اتنی زبردست ٹکر پہلے کبھی نہیں دیکھی ہوگی“

☆

شوہراور بیوی میں لڑائی ہوئی، بیوی غصے سے بھری ہوئی اوپر گئی اور اور تھوڑی دیر بعد ایک سوٹ کیس لیے اتری۔ یہ دیکھ کر شوہر نے اطمینان کا سانس لیا اور بڑی ادا سے مسکرایا۔ یہ دیکھ کر بیوی نے رشک بھرے لہجے میں کہا۔
مسکرالو، آج جی بھر کے مسکرالو کل سے تمہاری یہ مسکان غائب ہو جائے گی، میں میکے نہیں جارہی ہوں۔ یہ خالی سوٹ کیس بھجوا رہی تا کہ امی اپنا سامان لے کر یہاں آجائیں۔

ایک جج صاحب الفاظ کے استعمال میں کنجوسی کی حد تک اختصار پسند تھے۔ ایک مرتبہ ایک چوران کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے چور سے پوچھا۔
کیا چاہتے ہو، تین ماہ یا ہزار روپے......؟
چور نے عاجزی سے کہا۔
حضور ہزار روپے ہی عنایت کردیں مہینے لے کر کیا کروں گا۔

ایک شخص بادشاہ کے عین قلعے کے نیچے لوٹ لیا گیا۔

اس نے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ جہاں پناہ! مجھے قزاقوں نے حضور کی قلعے کی دیوار کے نیچے لوٹ لیا......

بادشاہ نے فرمایا تو ہوشیار کیوں نہیں رہا؟

وہ شخص بولا...... کہ غلام کو معلوم نہیں تھا کہ زیر جھروکے بھی مسافر لوٹ لیے جاتے ہیں۔

بادشاہ نے کہا، تجھے خبر نہیں کہ چراغ تلے اندھیرا رہتا ہے۔

ماہرین آثار قدیمہ کی ایک جماعت کو مصر سے ایک ممی موصول ہوئی کہ اس کی عمر کا تخمینہ لگا کر بتائی جائے کہ یہ کس فرعون کے عہد کی ہے۔ ماہرین سر جوڑ کر بیٹھے اور بھرپور معائنے کے بعد بھی نہ بتا سکے کہ اس ممی کی عمر کیا ہے۔

ماہرین کے اعتراف ناکامی کے بعد ارباب اقتدار نے پولیس کی مدد حاصل کی کہ وہ اس معاملہ میں ان کی مدد کرے۔ پولیس والوں نے چار گھنٹے ممی کے ساتھ ایک کمرے میں گزارے اور مصروف عمل رہے۔ پھر کمرے سے باہر نکل کر ایک بڑے پولیس افسر نے اعلان کیا کہ اس ممی کی عمر چار ہزار دو سو اکتیس برس ہے۔

سارے ماہرین سخت متعجب ہوئے اور انہوں نے ڈرتے ڈرتے اس پولیس

افسر سے دریافت کیا۔ ’’آپ کو ممی کی عمر کا کیسے پتہ چلا؟‘‘
بھئی یہ بھی کوئی مشکل کام تھا۔ پولیس افسر نے جواب دیا۔ ’’ممی ہمارے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتی‘‘۔ اس نے خود اعتراف کیا ہے کہ اس کی عمر چار ہزار دو سو اکتیس برس ہے۔

☆

قتل کا مقدمہ بڑی حدت تک خراب ہو چکا تھا آخر کار ملزم کا وکیل اس نتیجے پر پہنچا کہ جیوری کے کسی رکن کو رشوت دینا ضروری ہے اس نے کوشش کی اور ایک رکن کو رضامند کر لیا کہ اگر وہ ملزم کو سزائے موت کی جگہ جیوری سے عمر قید کی سزا کا فیصلہ صادر کرا دے تو اسے نقد دس ہزار روپے مل جائیں گے۔ رکن نے تو دس ہزار روپے کے لالچ میں حامی بھر لی۔ فیصلہ کے دن جیوری کے ارکان سارا دن بحث میں مصروف رہے اور شام کے وقت انہوں نے ملزم کی عمر قید کا فیصلہ سنا دیا۔ فیصلہ کے بعد وکیل نے اس رکن کو دس ہزار روپے دیتے ہوئے کہا۔
فیصلے میں اتنی دیر کیوں لگی؟

رکن نے کہا ''بھائی جان! دوسروں کو اپنی بات ماننے پر مجبور کرنا آسان تو نہیں ہے۔ جیوری کے سارے ارکان تو اسے بری کرنے پر اصرار کر رہے تھے، لیکن میں بضد تھا کہ اسے عمر قید کی سزا دی جائے مجھے اپنی بات منوانے کے لیے بڑی محنت کرنی پڑی۔''

☆

پنڈت ہری چند اختر اور عبدالحمید عدم سالہا سال کے بعد ایک مشاعرے میں اکٹھے ہوئے تو اختر صاحب عدم صاحب کو پہچان نہ سکے، کیونکہ عدم صاحب بہت موٹے ہو چکے تھے، عدم صاحب یہ جان کر کہ اختر صاحب انہیں پہچان نہ سکے ان سے مخاطب ہو کر بولے۔

''پنڈت جی، مجھے پہچانا میں ہوں عدم۔''

پنڈت جی کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''اگر تم عدم ہو تو وجود کیا ہو گا۔''

☆

ایک امریکی خاتون جو سیاح تھی، کلکتہ، بمبئی اور دہلی سے ہوتی ہوئی آگرہ پہنچی اور تاج محل دیکھ کر حیران رہ گئی پھر اس نے تاج محل کے حسن اور نفاست کی تعریف میں زمین و آسمان قلابے ملا دیئے اور آخر میں عجائبات عالم میں اس شمار کرکے اس عمارت کی جی بھر کر تعریف کرنے کے بعد بولی:

''میں سخت حیران ہوں کہ بادشاہ شاہ جہان امریکی امداد کے بغیر اس قدر حسین و جمیل عمارت بنانے میں کیسے کامیاب ہوگیا۔''

عدالت میں جج نے ملزم سے شوہر سے استفسار کیا ''تمھیں اپنی بیوی کی پٹائی کرنے کی تحریک کیسے ہوئی۔'' ملزم شوہر جواب میں بولا۔

''محترم! اس وقت وہ میری طرف پشت کیے کھڑی تھی میں جھاڑو ہاتھ میں لیے کمرے کی صفائی کر رہا تھا اور عقبی دروازہ بالکل میرے پیچھے کھلا ہوا تھا جس سے میں بخوبی فرار ہو سکتا تھا، اس لیے میرے دل میں آئی کہ یہ موقع قسمت آزمائی کے لیے مناسب ہے۔''

☆

ماہ رمضان اختتام پذیر ہوا تو مرزا غالب قلعہ معلی پہنچے اور بہادر شاہ ظفر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بہادر شاہ ظفر نے ان سے پوچھا۔ ''مرزا اس بار کتنے روزے رکھے ہیں۔''

غالب نے جواب دیا...... ''پیر و مرشد ایک نہیں رکھا''۔

اس پر بہادر شاہ ظفر نے کہا غالب صاحب صرف ایک روزہ نہیں رکھا یا ایک بھی نہیں روزہ نہیں رکھا۔

☆

ایک انگریز حضرت خواجہ حسن نظامی سے کہتا ہے۔

''سارے انگریزوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے، لیکن پتہ نہیں سارے ہندوستانیوں کا رنگ ایک سا کیوں نہیں ہوتا''؟

خواجہ حسن نظامی نے جواب دیا۔

''گھوڑوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن سارے گدھوں کا رنگ ایک سا ہوتا ہے۔''

ایک جوتا فروش نے نئی نئی دکان کھولی تو اکبرالہ آبادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا:

حضرت میں نے جوتوں کی دکان کھولی ہے۔کوئی شعر عطا فرمایئے اکبرالہ آبادی نے فوراًیہ شعر لکھ کر دے دیا۔

؎ شو میکری کی کھولی ہے ہم نے دکان
روٹی کو ہم کمائیں گے جوتوں کے زور سے

افغانستان کے نادر خان لاہور آئے تو علامہ اقبال کو دیکھ کر ازحد متعجب ہوئے اور بولے۔

کیا آپ اقبال ہیں؟ میرا تو خیال تھا کہ آپ ایک لمبی داڑھی والے بزرگ صورت انسان ہوں گے۔علامہ نے جواب میں فرمایا۔آپ سے زیادہ حیرت زدہ تو میں ہوں،میرا تو خیال یہ تھا کہ آپ جرنیل ہیں ضرور دیوہیکل ہوں گے،مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تو انتہائی دبلے پتلے انسان ہیں آپ میں جرنیل والی تو کوئی بات بھی نہیں ہے۔

☆

عدم نے اپنے نئے ملاقاتی سے پوچھا۔

حضور کیا آپ ادب سے شوق رکھتے ہیں؟

ملاقاتی جو ایک مالدار تاجر تھا بولا۔

کبھی کبھار کوئی کتاب پڑھ لیتا ہوں یوں مجھے ادب سے کچھ زیادہ شوق نہیں ہے۔

عدم نے فوراً کہا۔اس کا مطلب ہوا کہ آپ بے ادب ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سر سید احمد خان ٹرین میں سفر کر رہے تھے کہ ان کے ڈبے میں ایک انگریز آ کر بیٹھ گیا۔سر سید کو ناگوار گزرا،لیکن خاموش رہے کچھ دیر بعد انہیں بھوک محسوس ہوئی تو انہوں نے اپنا ناشتہ دان کھول کر رکھا اور ہاتھ دھونے کے لیے غسل خانے میں چلے گئے۔لوٹ کر آپ نے دیکھا تو ناشتہ غائب پایا۔

دراصل انگریز نے ان کی غیر حاضری میں ناشتہ دان چلتی گاڑی سے باہر پھینک دیا تھا۔سر سید کو غصہ تو بہت آیا،لیکن وہ چپ رہے۔

کچھ دیر بعد انگریز اپنی سیٹ سے اٹھ کر غسل خانہ گیا اور اپنا ہیٹ سیٹ پر چھوڑ گیا۔سر سید صاحب فوراً اٹھے اور ہیٹ کو چلتی ٹرین سے باہر پھینک دیا۔

انگریز نے واپس آ کر ہیٹ اپنی جگہ پر نہ پایا تو بولا۔

''ویل جنٹلمین ادھر ہمارا ہیٹ تھا کدھر گیا''

سر سید نے فوراً کہا...... ہمارے ناشتہ دان کے تعاقب میں گیا ہے۔

☆

میں اور اختر شیرانی جوتوں کی دکان کالج بوٹ شاپ پر انارکلی پہنچے۔ دکاندار نے ہم دونوں کے سامنے جوتوں کے ڈھیر لگا دیئے۔ لیکن اختر صاحب کو کوئی جوتا پسند نہ آیا۔ دکاندار طنزیہ لہجے میں بولا۔ ''اتنے جوتے پڑے ہیں لیکن آپ اب بھی مطمئن نہیں ہوئے''

اختر شیرانی اس طنز کو سمجھ گئے اور فوراً ایک جوتا پہن کر بولے۔

''بارہ روپے لیتے ہو یا اتاروں جوتا۔''

☆

بی بی سی سے ایک مذہبی پروگرام نشر ہونا تھا۔ پروڈیوسر نے دیکھا کہ ایک پادری کے انٹرویو کی ضرورت ہے۔

اس نے فوراً ٹیپ ریکارڈر سنبھالا اور ایک کلیسا پہنچا۔ دیکھا کہ پادری اعتراف گناہ کی کھڑکی پر بیٹھا ہے اور لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر رہے ہیں۔

پروڈیوسر کو انٹرویو لینے کی جلدی تھی وہ ''اعتراف گناہ'' کرنے والوں کی لائن میں لگ گیا۔ جب اس کی باری آئی تو وہ بولا۔ فادر! میں بی بی سی کا نمائندہ ہوں اور معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو زحمت دی اور.......... پادری بات کاٹ کر بولا

''میرے بیٹے! تم نے عظیم کام کیا ہے ورنہ بی بی سی جیسے ادارے کو کہاں ''اعتراف گناہ'' کی ہمت ہوتی ہے۔''

☆

دو گپ باز باتیں کر رہے تھے پہلے نے کہا بیس سال پہلے میرے والد صاحب ایک سفر پر جا رہے تھے۔ کہ کنویں سے پانی نکالتے ہوئے ان کی گھڑی کنویں میں گر گئی۔ ذرا اندازہ لگاؤ کہ کل جب میں اس کنویں کے قریب سے گزرا تو ٹک ٹک کی آواز نے میرے قدم روک لیے۔ جب میں نے کنویں میں اتر کر گھڑی کو نکالا تو دیکھا کہ یہ تو وہی گھڑی ہے اور سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ گھڑی ابھی تک چل رہی تھی۔

دوسرا گپی پوری بات سن کر نہایت اطمینان سے بولا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں جس دن تمہارے والد صاحب کی گھڑی کنویں میں گری تھی اسی دن میرا بھائی بھی کنویں میں گر پڑا تھا اور وہ کل واپس پہنچا ہے۔

پہلے نے حیران ہو کر پوچھا۔ لیکن تمہارا بھائی بیس سال تک کنویں میں کیا کرتا رہا؟

تمہارے والد کی گھڑی کو چابی دیتا رہا۔ دوسرے نے نہایت انکساری سے جواب دیا۔

☆

بہروز نے جب منگنی کرلی تو اس نے اپنی منگیتر سے کہا ”کسی کو ہرگز نہ بتانا کہ ہم نے منگنی کرلی ہے“۔

منگیتر نے وعدہ کرلیا کہ کسی کو ہرگز نہ بتائے گی سوائے اپنی چچازاد بہن کے۔

وہ کیوں؟ بہروز نے جرح کی۔

صرف اس لیے کہ وہ کہتی تھی کہ دنیا میں کوئی احمق ہی ہوگا جو تم سے منگنی کرے گا۔

امراض چشم کے ایک ماہر نے مریض کا معائنہ کرنے کے بعد کہا:

آپ کو عینک لگانی پڑے گی۔

لیکن ڈاکٹر صاحب، عینک تو میری آنکھوں پر پہلے ہی لگی ہوئی ہے۔ مریض نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

اس پر ڈاکٹر نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کہا۔ تب پھر مجھے عینک لگانے کی ضرورت ہے۔

☆

کسی راہگیر نے ایک فقیر سے پوچھا۔ ’’آپ بھیک کیوں مانگتے ہیں؟‘‘
اس لیے کہ مجھے پیسے ملیں اور میں کسی کا محتاج نہ رہوں۔ فقیر نے نہایت منطقی انداز میں جواب دیا۔

☆

ایک سکاچ نے ایک نوکرانی رکھی لیکن مہینہ گزرنے کے بعد اس کے واجبات ادا کیے بغیر نوکرانی کو ملازمت سے برطرفی کا نوٹس دے دیا۔ نوکرانی بہت چالاک تھی۔ وہ جھوٹ موٹ بیمار پڑ گئی۔ مجبوراً سکاچ نے اپنی فیملی ڈاکٹر کو اس کے علاج کے لیے بلایا۔
جب ڈاکٹر آیا تو نوکرانی نے اس کے کان میں کہا کہ مجھے بیماری کچھ نہیں ہے۔ میں صرف اپنے واجبات وصول کرنا چاہتی ہوں۔ اس پر ڈاکٹر نے نوکرانی سے نہایت بے بسی سے کہا۔ ’’تو پھر سن! اس سکاچ نے میرا دو سال کا بل ادا کرنا ہے۔‘‘

☆

ایک عورت ڈاکٹر کے پاس گئی اور کہا کہ میری آنکھیں بہت کمزور ہیں کوئی علاج تجویز کیجئے۔

ڈاکٹر نے اس کی پرانی فائل دیکھتے ہوئے پوچھا: آپ کی عمر؟

یہی کوئی بیس سال۔عورت نے اعتماد سے کہا۔

پھر تو آپ کو آنکھوں کے بجائے اپنی یادداشت کا علاج کرانا چاہیے کیونکہ آج سے پانچ سال قبل آپ نے اپنی عمر پچیس سال لکھوائی تھی۔

☆

پولینڈ کی مشہور المیہ ڈرامہ نگار مادام موجیسکا کو ایک مرتبہ امریکہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی گئی۔

ایک محفل میں ان سے استدعا کی گئی کہ وہ اپنے کسی ڈرامے کے کچھ مکالمے ایکٹنگ کے ساتھ سنائیں۔ پہلے تو وہ ٹالتی رہیں کہ سٹیج وغیرہ کے بغیر مکالموں کی ادائیگی بھلا کیونکر ممکن ہے۔مقصد یہ تھا کہ حاضرین زیادہ اصرار کریں، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مادام نے مائیک پر آکر ایسی موثر اداکاری سے مکالمے سنائے کہ تقریباً تمام حاضرین ہچکیاں لے لے کر رونے لگے۔بعد میں جب کسی نے مادام سے پوچھا کہ اس روز آپ نے اپنے کس المیہ ڈرامے کے مکالمے سنائے تھے؟

تو مادام نے کہا ''ڈرامہ تو کوئی بھی نہیں تھا میں تو صرف اپنی زبان میں ایک سے لے کر سو تک گنتی گن رہی تھی۔''

☆

جب کوئی امریکی ٹرین سے اترتا ہے تو وہ سیدھا چلا جاتا ہے، جب کوئی برطانوی اترتا ہے وہ پیچھے مڑ کر یہ دیکھ لیتا ہے کہ اپنی کوئی چیز بھول تو نہیں گیا۔

اور جب سکاچ ٹرین سے اترتا ہے تو وہ پیچھے مڑ کر یہ دیکھتا ہے کہ کوئی دوسرا اپنی چیز بھول گیا ہے یا نہیں؟

☆

نیویارک میں قتل ہوگیا۔قاتل نے اپنے وکیل کو جوابی ٹیلی گرام شکاگو دیا کہ ”میری مدد کو آؤ آج صبح میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا ہے۔“

وکیل نے فوراً جواب بھیجا۔”گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں آج شام ہی دو چشم دید گواہوں کے ساتھ پہنچ رہا ہوں۔“

☆
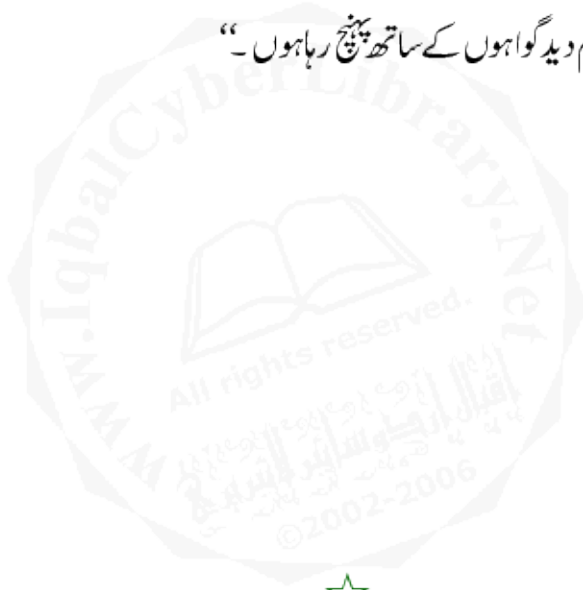
ایک مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ملزم کے وکیل نے فیصلہ کیا کہ جج کو رشوت دی جائے چنانچہ اس نے سو سو کے دس نوٹ کتاب میں رکھے اور کتاب جج کی میز پر رکھ دی اور دلائل دینے شروع کیے۔

”مائی لارڈ! اس قسم کے کیس میں ملزم کو کوئی سزا نہیں مل سکتی، کیونکہ آج تک اس قسم کے چار کیس ہوئے جن میں سے ایک کی مثال آپ کے سامنے پڑی ہوئی کتاب کے صفحہ ۴۲۰ پر ہے“۔

جج نے صفحہ چار سو بیس دیکھا اور خوش ہو کر ”یہ تو ایک مثال ہے۔اس قسم کی تین مزید مثالیں پیش کی جائیں۔“

☆

دوسری جنگ عظیم کی بات ہے امریکہ نے ڈاک پر سنسر کی پابندی لگائی ہوئی تھی ۔ایک شخص نے سوئزرلینڈ اپنے دوست کو خط لکھا۔ ”میں کھل کر کوئی بات نہیں لکھ سکتا، کیونکہ تمام خطوط سنسر ہوتے ہیں۔ خط سنسر کرنے والوں نے اس خط کو مندرجہ ذیل رقعے کے ساتھ واپس کر دیا کوئی خط بھی سنسر نہیں کیا جاتا۔آپ جو لکھنا چاہتے ہیں کھل کر لکھئے۔“

☆

ایک شخص نے نسبتاً ویران سڑک پر ایک راہگیر کو روک کر پوچھا ”تم نے کسی پولیس والے کو آتے جاتے تو نہیں دیکھا؟“

”نہیں تو“ راہگیر نے جواب دیا۔

اس شخص نے جیب سے پستول نکالا اور کہا تو پھر جو کچھ جیب میں ہے نکال دو۔

راہگیر نے ہاتھ جیب میں ڈالا اور ریوالور نکال کر کہنے لگا ”میری جیب میں تو یہی کچھ ہے البتہ تم بتاؤ تمہاری جیب میں کیا ہے؟“

☆

دو شکاری مرغابیوں کا شکار کر رہے تھے۔ ایک نے جب گولی چلائی تو وہ مرغابی کے بجائے ایک مینڈک کے لگ گئی۔ اس نے مینڈک اٹھایا اور دوست کو دکھا کر کہنے لگا۔

دیکھو! کتنا زبردست نشانہ باز ہوں ایسا نشانہ لگایا کہ مرغابی کے تمام پر صاف کر دیئے۔

☆

ملا نصیر الدین اپنے دوستوں کو شکار کے فرضی قصے سناتا رہتا تھا کہ ایک مرتبہ دوست اسے شکار پر لے گئے ایک مرغابی پانی کی سطح پر تیرتی ہوئی نظر آئی۔ سب نے ملا نصرالدین سے کہا کہ وہ اپنے نشانہ بازی کے جوہر دکھائیں۔ ملا نے بندوق چلائی تو نشانہ خطا گیا اور مرغابی اڑ گئی۔ ملا بالکل شرمندہ نہ ہوا بلکہ اس اڑتی ہوئی مرغابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حیرت سے کہنے لگا:

”میں نے زندگی میں پہلی بار مری ہوئی مرغابی کو اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔“

☆

ایک ماں اپنے بچے کو اسکول کی پہلی جماعت میں داخل کرانے کے لیے لائی۔ بچہ پہلی کلاس کے قابل نہ تھا لہذا ہیڈ ماسٹر صاحب نے ٹالتے ہوئے کہا ’’معذرت چاہتا ہوں پہلی جماعت میں مزید داخلے کی کوئی گنجائش نہیں ہے‘‘

’’تو پھر کیا ہوا؟ بچے کو دوسری جماعت میں داخل کر لیجئے، ماں نے نہایت اطمینان سے کہا۔‘‘

ایک بے روزگاری کا مارا ہوا نوجوان چڑیا گھر میں ملازم ہو گیا۔ اس کی ڈیوٹی یہ تھی کہ ریچھ کی کھال پہن کر بیٹھا رہے۔ اس کے ساتھ ہی شیر کا پنجرہ تھا۔ اتفاقاً ایک شیر کے پنجرے کا دروازہ کھلا رہ گیا اور شیر ٹہلتا ہوا اس کے پنجرے میں آ نکلا۔ اس شخص نے چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ مارا گیا...... بچاؤ...... بچاؤ۔

شیر اپنا منہ اس کے کان کے قریب لایا اور کہنے ’’خود تو نوکری سے نکلو گے کیا مجھے بھی نوکری سے نکلوانا ہے۔‘‘

☆

ایک جیل کے قیدیوں نے شکایت کی کہ جیل کی عمارت بہت پرانی ہوچکی ہے
اس لیے ایک نئی عمارت تعمیر ہونی چاہیے۔
جیل کے وزیر نے اپنے حکم میں لکھا کہ نئی جیل کی تعمیر کے لیے سرمایہ موجود
نہیں ہے۔اس لیے فی الحال پرانی جیل کو ہی مسمار کرکے نئی جیل تعمیر کی
جائے۔

☆

ایک بہت دبلے پتلے آدمی کو ایک بہت موٹے شخص نے کہا تمہیں دیکھ کر تو لگتا
ہے لاہور میں قحط میں پڑا ہوا ہے۔
اور جب تمہیں کوئی دیکھے گا تو اسے خود بخود قحط کا سبب معلوم ہو جائے گا دبلے
آدمی نے جواب دیا۔

ایک سیاح لاہور میں پہلی مرتبہ آیا اور اسے ایک رکشے میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا۔ اسے یوں محسوس ہوا کہ جیسے کسی راکٹ پر بیٹھ گیا ہو۔ خصوصاً موڑ مڑتے ہوئے اس کا دل نہایت تیزی سے دھک دھک کرنے لگتا۔ آخر جب ضبط نہ کر سکا تو کہنے لگا "مہربان ذرا موڑ مڑتے ہوئے تو سپیڈ کچھ کم کر لیا کرو۔"

"سپیڈ تو کم نہیں ہو سکتی، البتہ آپ وہی کر سکتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔"

وہ کیا؟ موڑ مڑتے وقت آپ اپنی آنکھیں بند کر لیا کریں کیونکہ میں بھی یہی کام کرتا ہوں۔

ہوائی جہاز میں سفر کے دوران ایک بچہ اپنی ماں کو بہت تنگ کر رہا تھا۔ ماں پہلے تو ضبط کرتی رہی پھر دھمکی آمیز لہجے میں بولی "اگر تم شرارتوں سے باز نہ آئے تو میں تمہیں کھیلنے کے لیے باہر بھیج دوں گی۔"

☆

چرچل نے کامیاب سیاست دان کی تعریف یہ بتائی کہ ''کامیاب سیاست دان وہ ہے جو یہ بتا سکے کہ کل کیا ہوگا اور پھر کل کو یہ بتا سکے کہ آج جو کچھ ہونا تھا وہ کس وجہ سے نہ ہو سکا۔''

☆

چرچل نے ایک مرتبہ بی بی سی سے تقریر نشر کرنی تھی۔ جلدی کی وجہ سے سرکاری گاڑی استعمال نہ کی اور ایک ٹیکسی کے پاس گئے اور کہا ''مجھے بش ہاؤس لے چلو''۔

ڈرائیور نے معذرت چاہتے ہوئے کہا ''جناب! ابھی چند منٹوں میں میرے محبوب لیڈر چرچل کی تقریر نشر ہونے والی ہے اور وہ سنے بغیر میں کہیں بھی نہیں جا سکتا''۔

چرچل دل ہی دل میں اپنی مقبولیت پر بہت خوش ہوا اور ایک دس پونڈ کا نوٹ نکال کر ڈرائیور کو بطور انعام دیا۔

نوٹ ہاتھ میں لیتے ہی ڈرائیور نے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا ''جہنم

میں جائے چرچل اور اس کی تقریر، آپ جہاں کہیں گے میں آپ کو وہیں لے چلوں گا۔“

☆

ویت نام کی جنگ تھی ۔رات کے وقت ایک امریکی سپاہی غلطی سے اپنے ہی مورچوں کی طرف جا نکلا۔دوسری طرف سے آواز آئی ۔”رک جاؤ“

امریکی نے سپاہی کی آواز پہچان لی اور کہا ”میں بھی امریکی ہوں“

”ٹھیک ہے اپنے قومی ترانے کا پانچواں بند سناؤ“

”نہیں آتا“ اس نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم اپنے ہی آدمی ہو۔“

☆

میسولینی کے اقتدار کا زمانہ تھا۔ ایک نوجوان کے بارے میں اطلاع ملی کہ وہ فاشزم کے خلاف تقریریں کرتا ہے۔ چنانچہ اسے پکڑ لیا گیا۔

بہت کوشش کی گئی کہ اسے فاشسٹ بنا دیا جائے، اس سلسلے میں اسے لالچ بھی دیا گیا لیکن نوجوان نے فاشسٹ ہونے سے انکار کر دیا۔

جب اسے گولی مارنے کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ ''وہ آج سے فاشسٹ ہے''۔

چنانچہ واپس لایا گیا اور اس کے صحیح فیصلے کی تعریف کی گئی۔ صاف گو نوجوان نے کہا ''میں نے ایسا اس لیے تو نہیں کیا کہ میں مرنے سے بچ جاؤں، بلکہ میں نے اس لیے فاشست ہونے کا اعلان کیا تھا کہ اس طرح کم از کم ایک فاشسٹ کو دنیا سے کم ہوگا۔''

☆

ایک وزیر کو پاگل خانے کا معائنہ کرایا جا رہا تھا۔ ڈاکٹر نے وزیر کی توجہ ایک شخص کی طرف مبذول کراتے ہوئے بتایا کہ ''یہ وہ شخص ہے جس کی ایک لڑکی سے شادی نہ ہو سکی'' اور پھر چند قدم چل کر ایک دوسرے شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ وہ شخص ہے جس کی شادی اس لڑکی سے ہوئی تھی۔''

☆

تہران کے ایک ماہر نفسیات کے پاس ایک عورت بچے کو لے کر آئی اور بچے کے بارے میں نہایت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا

''گذشتہ چند روز سے میرا بچہ ہر جگہ سرخ پنسل سے کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہے۔

آپ معلوم کیجئے کہ بچے کے لاشعور میں کیا ہے

اور یہ کیوں صرف سرخ رنگ کی ہی پنسل سے لکھتا ہے؟''

ماہر نفسیات نے نہایت اطمینان سے بچے کو ہپناٹائز کیا اور پھر اس سے پوچھا!

''بیٹا تم ہر جگہ صرف سرخ رنگ کی پنسل سے کیوں لکھتے ہو''؟

بچے نے غنودگی میں جواب دیا ''دوسرے رنگوں کی پنسلیں ختم ہو چکی ہیں اور امی نئی پنسل لا کر نہیں دیتیں۔''

☆

ایک اسکول میں تفریح کی گھنٹی کے دوران ایک لڑکا ہیڈ ماسٹر کے کمرے میں آیا اور آتے ہی کہنے لگا ''سر! وہ رشید پون گھنٹے سے میرے بھائی کی پٹائی کر رہا ہے۔''

لیکن تم پون گھنٹہ پہلے کیوں نہیں آئے۔

''اس لیے کہ پہلے میرا بھائی اس کی پٹائی کر رہا تھا۔''

ایک باپ نے جب اپنے بیٹے کو نئی گاڑی لے کر دی تو ساتھ ہی اسے نصیحت کی ''بیٹا میری دعاؤں کی رفتار تیس میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہے۔''

☆

پادری ایک شخص کو نصیحت کر رہا تھا کہ وہ نشہ نہ کیا کرے۔لیکن اس شخص پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

بالآخر پادری کو ایک ترکیب سوجھی اس نے پوچھا روزانہ کتنے ڈالر کا نشہ کرتے ہو۔

''بیس ڈالر کا''

''کب سے کر رہے ہو''

''چالیس سال سے''

دیکھو اگر تم یہی رقم اکٹھی کرتے رہتے تو پادری نے ایک بڑی عمارت کی طرف اشارہ کرکے کہا''یہ عمارت تمہاری ملکیت ہوتی۔''

تو کیا یہ آپ کی ملکیت ہے؟نشئی نے پوچھا

''نہیں تو''پادری نے جواب دیا۔

اس پر نشئی نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا''تو پھر ملایئے ہاتھ اس بلڈنگ کے مالک سے''۔

ڈاکٹر نے مریض کا معائنہ کرتے ہوئے کہا ''تمہاری حالت تو پہلے سے بھی زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ روزانہ دس سے زیادہ سگریٹ نہیں پینے لیکن ضرور تم نے زیادہ پیے ہوں گے۔''

کہاں ڈاکٹر صاحب، مریض نے تڑپ کر جواب دیا میرے لیے تو دس سگریٹ پینا ہی بہت مشکل کام ہے کیونکہ اس سے پہلے میں نے کبھی سگریٹ نہیں پیئے تھے۔

عدالت میں ایک شخص پر سونے کی گھڑی چرانے کا الزام تھا اور ملزم تردید کرتے ہوئے کہہ رہا تھا ''جناب مجھ پر یقین کیجئے میں نے ہرگز کوئی طلائی گھڑی نہیں چرائی ہے اور میں عدالت کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ گھڑی خالص سونے کی نہیں تھی۔''

☆

ایک یہودی تاجر لب گور تھا اس نے باری باری اپنے تمام بچوں کو پکارا کہ وہ کہاں ہیں سب نے جواب دیا کہ پاس ہی موجود ہیں تو سب سے آخر میں اس نے اپنی بیوی کو آواز دی اس نے بھی یہی جواب دیا کہ میں آپ کے سرہانے موجود ہوں۔اس پر وہ چیخ کر بولا ''تم سب یہاں ہو تو دکان پر کون ہے؟''

☆

شادی کے چند ماہ بعد بیوی شوہر سے کہہ رہی تھی ''تمہیں یاد ہے کہ جب تم نے مجھ سے شادی کی تھی تو میں ایک گھنٹے تک خاموش رہی تھی''

کیوں نہیں ، شوہر نے چہک کر کہا ''وہی تو میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے بھلا میں اسے کیسے بھلا سکتا ہوں۔''

ایک ہٹے کٹے فقیر نے ایک محترمہ کے سامنے دست دراز کرتے ہوئے کہا

''مجھے صرف دس روپے دے کر ایک بہت بڑی مصیبت سے بچا لیجیے۔''

یقین کیجیے اس مصیبت کا خیال کرتے ہی میرے جسم کے رونگٹے کھڑے لگتے ہیں۔

محترمہ نے دس کا نوٹ اس فقیر کی پھیلی ہوئی ہتھیلی پر رکھا اور پوچھا کہ ''کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ میں نے تمہیں کس بڑی مصیبت سے بچا لیا ہے؟''

فقیر نے چہک کر کہا ''کام کرنے کی مصیبت سے''

انکل !......انکل ! آپ نے جو باجا مجھے تحفے میں دیا وہ بہت کارآمد نکلا۔

جب بھی میں اسے بجاتا ہوں امی مجھے دو روپے دے کر باہر کھیلنے کے لیے بھیج دیتی ہیں۔

☆

ایک غیر حاضر دماغ پروفیسر بازار میں جا رہے تھے۔ ایک عورت نے سلام کہا پروفیسر نے سلام کا جواب دے کر کہا ''کچھ یاد نہیں آتا میں نے پہلے آپ کو کہاں دیکھا ہے؟''

''یاد تو تمہیں اس وقت آئے گا جب آج رات میں تمہاری طبیعت صاف کروں گی، کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں۔''

☆

بیٹا باپ سے پوچھ رہا تھا ''ابا جان ایفل ٹاور کہاں ہے؟

''معلوم نہیں''

دنیا کے کل کتنے عجوبے ہیں؟

مجھے کیا معلوم''

ابا جان......؟

''ہاں ہاں بیٹا پوچھو، پوچھو اگر پوچھو گے نہیں تو تمہاری معلومات میں اضافہ کیسے ہوگا۔''

ایک آدمی روزانہ آفس دیر سے پہنچتا تھا۔ بالآخر اس نے فیصلہ کیا کہ وہ جلدی اٹھنے والی دوا استعمال کرے گا۔

اور دوسرے دن جب وہ اٹھا تو واقعی جلدی اٹھا تھا جلدی سے آفس پہنچا اور فخریہ انداز میں باس سے کہا ''دیکھئے آج میں وقت پر پہنچ گیا ہوں''

''وہ تو ٹھیک ہے'' باس نے کہا ''لیکن یہ بتاؤ بغیر اطلاع کے کل پورا دن کہاں غائب رہے ہو۔''

امریکہ میں دو چور ایک گھر میں داخل ہوئے۔ اچانک ایک چور کی ٹارچ کی روشنی محمد علی باکسر پر پڑی۔ پہلے نے خوفزدہ ہو کر کہا ''آؤ بھاگ چلیں، یہ تو محمد علی باکسر کا گھر ہے اور اگر ہم اس کے ہاتھ آ گئے تو وہ ہمارا مار مار کر بھرکس نکال دے گا۔''

''گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں، دوسرے چور نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا ''محمد علی ہم پر حملہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ اس وقت تک نہیں لڑتا جب تک اسے پانچ لاکھ ڈالر ادا نہ کر دیئے جائیں''۔

☆

ایک چوہے اور ہاتھی کی دوستی تھی۔ ایک دن چوہے نے ہاتھی سے پوچھا،
تمہاری عمر کیا ہے؟

''دو سال'' ہاتھی نے جواب دیا اور پھر سوال چوہے سے سوال کیا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟

''عمر تو میری بھی دو سال ہے مگر میں کچھ بیمار بیمار سا رہتا ہوں''
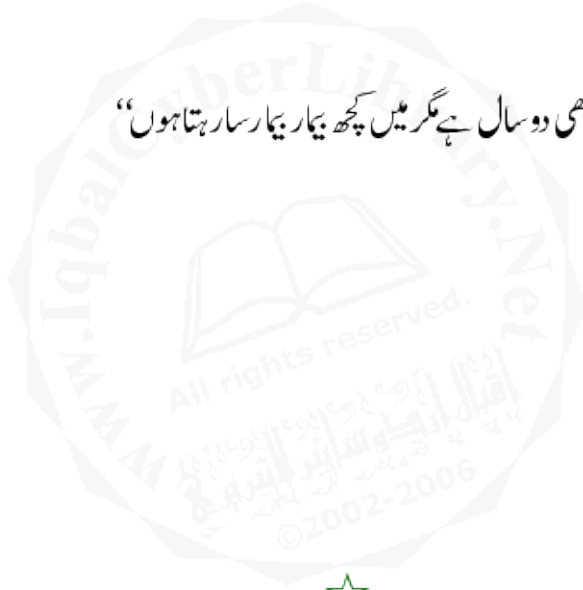
گاہک نے بیرے کو بلا کر ناراض ہوتے ہوئے کہا ''دیکھو میں کھانے پر اتنی زیادہ مکھیاں بھنبھناتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔''

''ٹھیک ہے صاحب آپ بتا دیجئے آپ کتنی مکھیاں دیکھنی پسند کرتے ہیں تاکہ میں باقی کو باہر نکال دوں، بیرے نے مؤدبانہ جواب دیا۔''

☆

ایک نشئی آدمی اپنے مکان کا تالا کھولنے میں مصروف تھا۔لیکن چابی تالے کے سوراخ میں نہ جارہی تھی۔آخر ایک پڑوسی نے آگے بڑھ کر اپنی خدمات پیش کیں کہ وہ تالا کھول دیتا ہے۔نشئی نے مستی بھرے لہجے میں کہا ''تالا تو میں خود کھول لوں گا تم ذرا مکان کر پکڑ کر رکھو۔''

☆

ایک کاؤبوائے فلم کا سین کچھ یوں تھا۔نشئی دو کاؤبوائے ایک ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ایک دوسرے سے کہتا ہے۔وہ سامنے جو چھ آدمی بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے جو لمبا ہے وہ......؟

''لیکن وہ تو تمام لمبے قد کے مالک ہیں''

وہ جس کے بال سنہری ہیں۔

''لیکن وہاں تو سب کے بال ہی سنہری ہیں۔''

وہ جس کی داڑھی ہے

''لیکن وہ تو سب داڑھی والے ہیں''

یہ سن کر پہلا کاؤبوائے طیش میں آ گیا اور اس نے اپنا ریوالور نکال کر پانچ کو ڈھیر کر دیا اور کہنے لگا ''وہ جو زندہ رہ گیا ہے میں اس کے بارے میں کہہ رہا تھا۔''

کیا کہہ رہے تھے؟

''یہی کہ وہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا''

☆

برطانیہ میں ایک عورت جو حال ہی میں بیوہ ہوئی تھی ایک ماہر ارواح کے پاس گئی اور کہا کہ میرے شوہر کی روح کو حاضر کرو میں اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ جب شوہر کی روح آ گئی تو بیوی نے پوچھا ''تم یہاں زیادہ خوش ہو یا جب میرے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے''

''آج کل میں بہت خوش ہوں'' روح نے جواب دیا۔

بہت خوب! کیا بہشت میں ہو؟

''نہیں ہوں تو جہنم میں لیکن یہی جہنم تمہارے بغیر بہشت سے بڑھ کر ہے۔''

☆

ایک ایرانی جوڑا ریل گاڑی سے اترا اور اپنا سوٹ کیس ایک قلی کے حوالے کیا۔ اتفاقاً قلی سوٹ کیس لے کر فرار ہو گیا۔ بیوی نے جب شوہر کو یہ خبر سنا کر تشویش کا اظہار کیا۔ تو شوہر نے بیوی کی دلجوئی کرتے ہوئے کہا ''گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اس سوٹ کیس کی چابی تو میرے پاس ہے''

☆

ایک انسپکٹر صاحب اسکول کا معائنہ کرنے آئے۔ ایک لڑکے سے پوچھا۔

''سومنات کا بت کس نے توڑا؟''

لڑکا رونے لگا اور کہنے لگا میں نے ہرگز نہیں توڑا؟

انسپکٹر کو بہت غصہ آیا اس نے ماسٹر کی طرف دیکھا تو ماسٹر نے بتایا

''یہ لڑکا ہی بہت شرارتی ضرور اسی نے بت توڑا ہوگا''

یہ سن کر انسپکٹر پاؤں پٹختا ہوا ہیڈ ماسٹر کے پاس گیا اور تمام بات اسے بتائی۔

ہیڈ ماسٹر نے نہایت اطمینان سے اس کی تمام بات سنی اور پھر اپنا منہ انسپکٹر کے کان کے قریب لا کر بولا ''انسپکٹر صاحب جو ہو گیا آپ اسے بھول جائیے جتنے کا سومنات کا بت بنے گا میں تعمیر کرا دوں گا۔ مہربانی فرما کر آپ میرے

سکول کی کوئی شکایت اوپر نہ کیجئے گا۔''

☆

ایک دادا جان اپنے پوتے کو صبح صبح اٹھنے کے فائدے بیان کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ دیکھو جو چڑیاں صبح صبح اٹھتی ہیں انہیں باغ میں بہت سے کیڑے مکوڑے کھانے کو مل جاتے ہیں۔

لیکن دادا جان یہ بھی تو سوچئے کہ ان کیڑوں کو صبح صبح اٹھنے کی سزا بھی تو مل جاتی ہے۔

☆

اخلاقیات کا پیریڈ تھا۔ جھوٹ کے موضوع پر لیکچر دینے کے بعد پروفیسر نے طلبہ نے پوچھا۔ آپ میں سے کس کس نے اس کتاب کا نواں باب پڑھا ہوا ہے؟

پوری کلاس نے اپنے ہاتھ کھڑے کر دیئے یہ دیکھ کر استاد نے کہا ''میرے مخاطب بالکل صحیح لوگ ہیں کیونکہ اس کتاب کے کل آٹھ باب ہیں''۔

☆
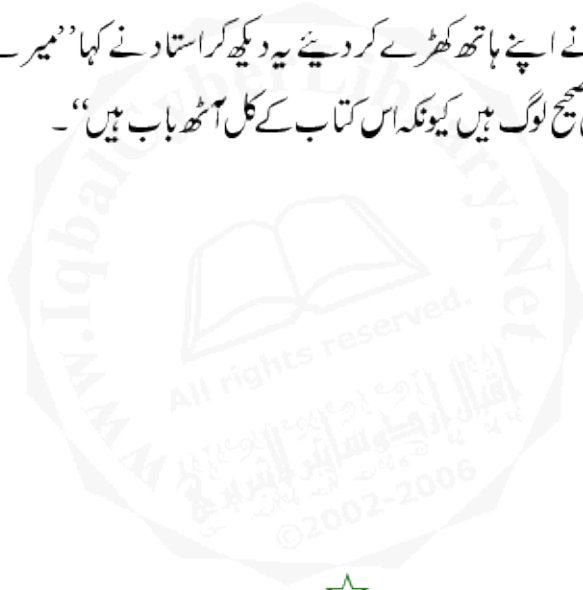
ایک جگہ زلزلہ آ گیا۔ بڑے بھائی نے احتیاطاً اپنے چھوٹے لیکن انتہائی شرارتی بھائی کو ایک دوسرے شہر میں خالہ کے پاس بھیج دیا اور ساتھ ایک رقعہ لکھ دیا ''ہمارے شہر میں زلزلہ آ گیا تھا۔ بھائی کو خوف سے بچانے کے لیے آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔''

چند دن بعد خالہ کا جواب آیا ''زلزلہ کو میرے پاس بھیج دو اور بھائی کو واپس بلا لو۔''

☆

ایک کنجوس اپنے نوکر کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا اور اکیلا ہی اکیلا مونگ پھلی کھا رہا تھا۔ اتفاقاً ایک مونگ پھلی کا بادام نیچے گر پڑا۔ کنجوس نے نوکر کو اشارہ کر کے کہا ''اسے اٹھا کر کھا لو'' جب نوکر نے مونگ پھلی کھا لی تو کنجوس کہنے لگا ''ہمارے ساتھ رہو گے تو عیش ہی کرو گے۔''

☆
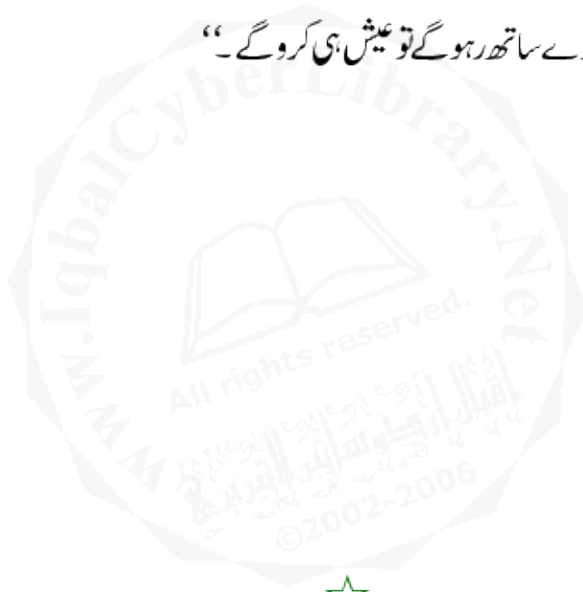
ایک کنجوس نے اپنے بچوں کو حکم دیا ہوا تھا کہ کوئی بھی مرتبان سے گھی نہ نکالے اور ہر کوئی سوکھی روٹی پانی کے ساتھ لگا کر اس طرح کھائے جیسے پانی نہیں گھی لگا ہوا ہو؟

ایک دن اس کنجوس کا باپ آ گیا۔ بچے سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھانے میں مصروف تھے۔ دادا نے پوچھا ''میرے پیارے بچو روٹی کس سے کھا رہے ہو؟'' دادا جان گھی سے۔ بچوں نے جواب دیا۔

دادا جان اپنے بیٹے کی اس دریا دلی پر بہت ناراض ہوئے اور ڈانٹتے ہوئے کہنے لگے ''کبھی تو اپنے بیٹوں کو گھی کے بغیر بھی روٹی دے دیا کرو، زمانے کا کیا بھروسہ ہے جانے یہ عیش رہے یا نہ رہے۔''

☆

رات کا وقت تھا اور چڑیا گھر میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اچانک الوؤں کے پنجرے سے شور کی آوازیں آنے لگیں۔ کیوریٹر غصے میں وہاں پہنچا اور دھاڑ کر بولا "یہ کیا طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے؟ کس بات پر اتنا شور مچایا جا رہا ہے"۔

ایک الو نے معصومیت سے جواب دیا "ہم ذرا خاموشی کے فوائد پر بحث کر رہے تھے۔"

ایک گپ باز شکاری کی عادت تھی کہ شکار کے واقعات سناتے ہوئے بہت مبالغہ کرتا تھا۔ اس کے نوکر نے کہا کہ آپ شکار وغیرہ کے سائز میں کچھ کمی کر لیا کیجئے۔ طے پایا کہ جونہی شکاری اپنے شکار کا مبالغہ آمیز سائز بتائے گا نوکر اپنے مالک کو فوراً ٹھوکا دے گا۔

چنانچہ ایک دن محفل جمی اور شکاری نے سنانا شروع کیا "میں نے گولی چلائی، شیر مر گیا اور اس کی لمبائی ستر فٹ تھی۔"

ملازم نے ٹھوکا دیا۔

شکاری بولا "اور جب میں نے ذرا قریب ہو کر دیکھا تو وہ ساٹھ فٹ لمبا تھا۔"

نوکر نے پھر ٹھوکا دیا۔

شکاری کھنکارا اور بیان جاری رکھتے ہوئے کہا اور جب میں نے شیر کی دم سمیت بالکل قریب جا کر پیائش کی تو وہ پچاس فٹ لمبا تھا۔

نوکر نے تیسری مرتبہ ٹھوکہ دیا۔

اس پر شکاری نے بے ساختہ کہا۔بس بس اب اس میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی کیونکہ اب تو فائنل پیائش ہو چکی۔

☆

جیلر نے ایک مجرم کو آزاد کرتے ہوئے کہا ''ہم معذرت چاہتے ہیں کہ آپ کو معینہ مدت سے ایک ماہ زیادہ قید رکھا گیا۔''

کوئی بات نہیں۔آپ مجھے صرف یہ بتائے کہ اس زائد قید کے بدلے میں کون سا چھوٹا موٹا جرم کر سکتا ہوں؟

☆

پاکستان ٹیلی ویژن سے خبریں نشر ہو رہی تھیں۔ایک نیوز کاسٹر نے دو مرتبہ ایک خبر کو غلط پڑھا اور پھر تصحیح یوں کی ”معاف کیجئے ابھی میں نے غلط خبر پڑھی۔اب میں دوبارہ غلط خبر پڑھتا ہوں۔“

☆

ایک پاکستانی امریکہ سے آیا اور شام کو پورا وقت پاکستان ٹیلی ویژن کے پروگرام دیکھتا رہا لیکن جب ایک بھی معیاری اور دلچسپ پروگرام پیش نہ کیا گیا تو تنگ آ کر اس نے سٹیشن منیجر کو فون کیا کہ آپ کے ٹیلی ویژن سے دلچسپ پروگرام پیش نہیں کیے جا رہے اور آج میں نے جتنے بھی مقامی پروگرام دیکھے ہیں ان کا مطلب ہی میری سمجھ میں نہیں آیا اور......؟

جنرل منیجر نے بات درمیان میں کاٹ کر کہا ”اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہمارے پروڈیوسرز کی سمجھ میں ابھی تک ان پروگراموں کا مطلب نہیں آیا بھلا آپ اتنی جلدی کیسے سمجھ سکتے ہیں۔“

☆

پولیس کا سپاہی چور کے فرار کی داستان سنا رہا تھا ''چور چور کی آواز سن کر میں نے چور کا پیچھا کرنا شروع کیا وہ بہت تیز بھاگ رہا تھا۔ میں نے بھی اپنی رفتار تیز کر دی اور جب میں بالکل اسے پکڑنے والا تھا تو وہ ایک مکان میں داخل ہو گیا۔''

''لیکن تم نے مکان کے اندر گھس کر اسے کیوں نہ پکڑا؟'' انسپکٹر نے استفسار کیا۔''

جناب میں کیسے مکان میں داخل ہو سکتا تھا وہاں تو تختی پر لکھا تھا ''بغیر اجازت اندر داخل ہونا منع ہے۔''

ایک کانفرنس کے سلسلے میں صدر روزویلٹ سٹالن اور چرچل تہران میں مقیم تھے۔

ایک صبح جب تینوں ناشتے کے لیے آئے تو صدر روزویلٹ کہنے لگے ''میں نے خواب دیکھا کہ میں ساری دنیا کا صدر بن گیا ہوں''

سٹالن نے کہا اور ''میں نے خواب دیکھا کہ ساری دنیا میں سرخ انقلاب آ گیا ہے اور میں ان کا لیڈر ہوں۔''

اب دونوں نے طنزیہ چرچل کی طرف دیکھا ''چرچل نے فوراً کہا مجھے یاد نہیں پڑتا کہ رات میں نے آپ دونوں سے کوئی اس قسم کا وعدہ کیا ہو؟''

☆

سکاٹ لینڈ کے ایک شہر میں بلدیہ نے اعلان کیا ''تمام شہریوں کی صحت کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیشن قائم کیا گیا ہے۔ شہریوں سے گزارش ہے کہ وہ مقررہ مراکز پر آ کر اپنا اپنا ایکسرے کرائیں۔''

کوئی بھی سکاچ کسی سنیٹر پر نہ پہنچا۔ دوسرے دن اعلان میں ترمیم کی گئی ''ایکسرے بالکل مفت ہوگا'' پھر بھی کوئی نہ پہنچا۔

تیسرے دن اعلان کیا گیا ''ایکسرے کرانے والوں کو لاٹری کے خصوصی ٹکٹ مفت دیئے جائیں گے اور لاٹری میں سب سے چھوٹا انعام کار......''

تمام اسکاچ ایکسرے کرانے کے لیے پہنچ گئے۔

جارج برنارڈ شا کے زمانے میں مشہور موسیقار لوئی آرمسٹرانگ کی بہت شہرت تھی اور جارج اس سے جلتا تھا۔ ایک دن لوئی نے سوچا کہ جارج سے ملاقات کرنی چاہیے۔ چنانچہ وہ اس کے گھر پہنچا۔

اسے دیکھتے ہی جارج نے اپنا سر پکڑ لیا اور بہانہ بنانے لگا کہ میرے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔ لوئی آرمسٹرانگ نے ہمدردی سے کہا ''کیا میں آپ کے سر درد کو دور کرنے کے لیے کوئی دھن سناؤں''۔

''نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمہاری دھن سے زیادہ سریلا تو میرا سر درد ہے۔''

☆

دو سہیلیاں مدت کے بعد آپس میں ملیں، ایک نے کہا، سنا ہے تم نے ایک لکھ پتی سے شادی کرلی ہے۔

شادی تو کی ہے لیکن اسے لکھ پتی میں نے ہی بنایا ہے۔

اچھا تو وہ پہلے کیا تھا؟

''کروڑ پتی۔''

☆

ایک فرانسیسی کروڑ پتی نے مشہور مصور پکاسو کی ایک تجریدی تصویر دس ہزار فرانک میں خریدی اور اسے گھر لے جا کر ڈرائنگ روم میں سجا دیا۔

دوستوں نے تصویر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''رنگ تو اچھے استعمال ہوئے ہیں لیکن تصویر کا موضوع سمجھ میں نہیں آتا'' کروڑ پتی بھی سوچ میں پڑ گیا۔

خیر وہ پکاسو کے پاس گیا اور مسئلہ اس کے سامنے پیش کیا۔ پکاسو نے نہایت سکون سے جواب دیا۔ تم صرف دو باتیں یاد رکھو اول تم نے یہ تصویر دس ہزار فرانک میں خریدی ہے اور دوسرا اسے پکاسو نے بنایا ہے اور باقی ہر بات بھول جاؤ۔

☆

تہران کے ایک دفتر میں باس کچھ دیر کے لیے باہر گیا، جب واپس آیا تو دیکھا کہ سیکرٹری مشروب پینے میں مصروف ہے اور ساتھ ہی ساتھ پاپ میوزک سے بھی دل بہلا رہا تھا۔''اس نے پوچھا میری غیر حاضری میں کوئی آیا تو نہیں تھا؟''

کوئی نہیں صرف ایک ٹیلی فون آیا تھا معلوم نہیں لندن سے تھا یا پیرس سے یا شاید جنیوا سے اور اس کا نام شاید ڈیوڈ تھا یا ہمایوں یا پھر جان...... اس نے اپنا ٹیلی فون اور ایڈریس بھی دیا تھا لیکن میرے ٹیپ ریکارڈر سے پاپ میوزک نشر ہو رہا تھا۔ اس وجہ سے صاف طور پر سن نہ سکا۔ اس نے بس یہی کہا تھا کہ ''یا تو آدھ گھنٹے بعد ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا جائے ورنہ پھر میں یوں سمجھ لوں گا کہ بیس لاکھ تومان کا معاہدہ ختم ہو گیا۔''

ایک سکاچ ماں اپنی ہمسائی سے کہہ رہی تھی ''میں نے جب اپنے بیٹے کو نئے جوتے لے کر دیئے تو اسے ہدایت کی سیڑھیاں دو دو کر کے اترے تا کہ جوتے کم گھسیں ۔لیکن اس نے حد سے زیادہ احتیاط کی اور زیادہ بچت کرنے کی کوشش میں تمام سیڑھیاں اکٹھی اترنے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ جوتا بھی صحیح سالم موجود ہے اور اس کے کھانے پینے اور رہائش غرض ہر ضرورت پوری کرنے کا انتظام ہسپتال والوں کی طرف سے ہے۔'' ''بہن تم کتنی خوش قسمت ہو کہ خدا نے تمہیں اتنا عقلمند بیٹا دیا میری دعا ہے کہ خدا ہر سکاچ ماں کو ایسا ہی عقلمند بیٹا دے۔''

ایک دن ملا نے اعلان کیا کہ وہ پیر کامل ہو گیا ہے ۔لوگوں نے کہا کہ اپنا کوئی معجزہ دکھاؤ۔ ملا نے کہا ''میں اس سامنے والے درخت کو حکم دوں گا اور وہ چل کر میرے پاس آجائے گا۔'' لوگوں نے کہا کہ ''عملی طور پر ایسا کر کے دکھاؤ'' چنانچہ ملا نے تین مرتبہ مختلف انداز میں درخت کو پکارا کہ وہ ملا کے پاس چلا آئے ۔لیکن درخت وہیں کا وہیں رہا۔ یہ دیکھ کر ملا درخت کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور حاضرین سے کہا ''کسی پیر کامل میں غرور نہیں ہوتا اگر درخت ہمارے پاس نہیں آتا تو کوئی بات نہیں، ہم خود درخت کے پاس پہنچ گئے ہیں۔''

☆

ایک ڈاکٹر نے اپنے دوستوں کی دعوت کا اہتمام کیا اورانہیں ہاتھ سے لکھ کر دعوت نامے بھیج دیئے۔ایک دوست نے دعوت میں بتایا کہ اس نے ڈاکٹر کے تحریر کردہ دعوت نامے سے بہت فائدہ اٹھایا۔سب سے پہلے وہ ایک سینما کے منیجر کے پاس گیا جس نے اسے مفت سینما دیکھنے کی اجازت دے دی۔ پھر ایک ڈسپنسری میں گیا۔کمپاؤنڈر نے چند لمحوں بعد چھ کیپسول اور ایک سیرپ سامنے لاکر رکھ دیا اور ہدایت کی ”روزانہ دومرتبہ اسے استعمال کیجئے گا“ اور جب میں آرہا تھا تو ایک سپاہی نے میرا چالان کرنا چاہا تو میں نے خط اس کے سامنے کر دیا اس نے فوراً سلیوٹ مارکر معذرت کی اور مجھے ہدایت کی کہ ٹریفک کی خلاف ورزی کرنے کے اس اجازت نامے کو کار کی ونڈسکرین پر چسپاں کرلیجئے ٹیکس وغیرہ کی بچت بھی ہو جائے گی۔“

☆

ایک شخص نے دوسرے سے دو ہزار تومان قرض لیے۔ دوست جب بھی واپسی کا مطالبہ کرتا تو مقروض لیت ولعل سے کام لیتا اور آج کل پر ٹالتا رہا۔ چنانچہ مجبوراً دوست نے دھمکی دی کہ ''اگر ایک ہفتے کے اندر اندر رقم ادا نہ کی تو قانون کی امداد حاصل کروں گا''

اس دھمکی کا خاطر خواہ اثر ہوا اور مقروض نے فوراً ایک خط لکھا تھا کہ میں اس خط کے ساتھ ہی دو ہزار تومان کے نوٹ بھیج رہا ہوں لیکن پورے لفافے میں کوئی نوٹ نہیں تھا۔ جب پورا خط پڑھا تو آخر میں لکھا تھا۔

''تمہیں خط میں نوٹ نہ پا کر حیرت ہوگی دراصل ہوا یہ کہ لفافہ تو میں نے گوند لگا کر بند کر دیا تھا پھر اس میں نوٹ کیسے رکھتا۔''

نواب صاحب کا اکلوتا بٹیر مر گیا۔ تمام مصاحب بٹیر کی خوبیاں بیان کر رہے تھے ''وہ بٹیر تو روزے رکھتا تھا''

''میں نے خود اسے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے''

اتنے میں دور بیٹھے ہوئے کوچوان کو کچھ یاد آیا ''سرکار وہ اس دن صبح جب میں بگھی چلا رہا تھا تو وہ بہت تیز تھی اور آپ نے اس کی وجہ بھی پوچھی تھی''

''ہاں ہاں یاد تو آتا ہے'' نواب صاحب نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''سرکار جب میں نے واپس آ کر ساز وغیرہ اتارنا چاہا تو پتہ چلا کہ میں غلطی سے گھوڑے کی جگہ بٹیر جوت کر لے گیا تھا۔''

☆

ملانصیر الدین سے ایک شخص نے عاریتاً گدھا مانگا۔ ملا نے بہانہ بنایا کہ وہ آج صبح ہی ایک دوست مانگ کر لے گیا ہے۔ اتنے میں اندر سے گدھے کی آواز آئی۔ دوست نے ملا سے کہا کہ گدھا تو اندر موجود ہے۔

ملا نے غصے سے کہا ''عجیب انسان ہو انسان کی بات کا تمہیں یقین نہیں آرہا اور ایک جانور کی آواز کا یقین کر رہے ہو۔''

☆

ایک شخص روزانہ قبرستان جاتا اور ایک قبر پر پھولوں کی چادر چڑھاتا اور خوب گریہ وزاری کرتا۔ آخر ایک شخص نے جو روزانہ اسے قبرستان میں قبر کے سرہانے بیٹھے ہوئے دیکھتا تھا پوچھا ''کیا تیرے ماں یا باپ یا بھائی کی قبر ہے تو روزانہ یہاں آنسوؤں کی برسات کرتا ہے''۔ اجنبی نے آہ وزاری کی آواز بلند کرتے ہوئے کہا ''نہیں یہ میرے کسی عزیز کی قبر نہیں بلکہ میرے بیوی کے پہلے شوہر کی قبر ہے، خود تو آرام سے ہے اور مجھے............؟''

☆

ایک شخص بھاگا بھاگا آیا ''میری گائے بیمار ہے''

جب میری گائے بیمار ہوئی تو میں نے اسے مٹی کا تیل پلایا تھا۔ ایک دوسرے آدمی نے جواب دیا۔ یہ سنتے ہی وہ چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ شخص آیا اور اس شخص کو برا بھلا کہنے لگا دوسرے نے پوچھا کیا ہوا، کیا ہوا تمہاری گائے مر گئی؟

ہاں وہ مٹی کا تیل پیتے ہی مر گئی۔

ٹھیک ہے میری گائے کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔ اس نے افسوس کے ساتھ کہا۔

دو بچے ایک مصوری کی نمائش میں جا گھسے۔ اتنے میں ایک بچے کی نظر ایک تجریدی تصویر پر جا پڑی اس نے دوسرے سے کہا ''بھاگو یہاں سے کوئی آ گیا تو تصویر دیکھ کر سمجھے گا کہ یہ تصویر ہم نے خراب کی ہے۔''

☆

ایک بچے نے برطانوی باپ سے کہا "ابا جان جنگ کیسے شروع ہوتی ہے؟"
باپ نے سوچتے ہوئے بتایا "بس یوں سمجھ لو کہ اگر فرانس برطانیہ پر حملہ کر دے تو جنگ شروع ہو جائے گی"

یہ سنتے ہی بچے کی فرانسیسی ماں نے احتجاج کیا۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ فرانس برطانیہ پر پہلے حملہ کرے۔

میں تو صرف مثال دے رہا تھا۔

تم ہمیشہ غلط مثالیں دیتے ہو اور میرے بیٹے کے ذہن میں غلط باتیں بٹھاتے ہو۔

میں نے تو ایسا کبھی نہیں کیا تم ایسا کرتی رہتی ہو اور اگر تم درمیان میں نہ ہو تو بچے کی تربیت بہت اچھی ہو۔

اس موقع پر بچہ چلایا "بس بس۔اب مجھے پتا چل گیا کہ جنگ کیسے شروع ہوتی ہے۔"

☆

ایک ایرانی بچہ کافی دیر سے رو رہا تھا اچانک اس کے رونے کی آواز رک گئی۔
ماں نے پوچھا جمشید بیٹا کیا رونا بند کر دیا ہے؟
جمشید نے دوبارہ رونے کی آواز نکالتے ہوئے کہا ”نہیں اماں ابھی کہا......
میں تو بس ذرا روتے روتے تھک گیا تھا سوچا ذرا سانس لے کر پھر تازہ دم ہو
جاؤں اور دوبارہ رونا شروع کر دوں“

☆

ایک امریکی ماں جب سپر مارکیٹ شاپنگ کے لیے جانے لگی تو اس نے اپنے چھوٹے بیٹے کو بلا کر نصیحت کی ”دیکھو جمی میری غیر حاضری میں دیا سلائی بالکل نہیں جلانی“
امی مجھے کیا ضرورت ہے میرے پاس اپنی آتش بازی موجود ہے۔

☆

دو فرانسیسی بیویاں باتیں کر رہی تھیں، ایک کہنے لگی ”جب پچھلی بار میرا شوہر تین ماہ کے سفر پر گیا تو میں نے اس کی غیر حاضری میں کھانا پکانا سیکھ لیا،

تو اس کا تمہارے شوہر پر کیا ردعمل ہوا؟

اب وہ تین سال کے لیے سفر پر چلا گیا ہے۔“

☆
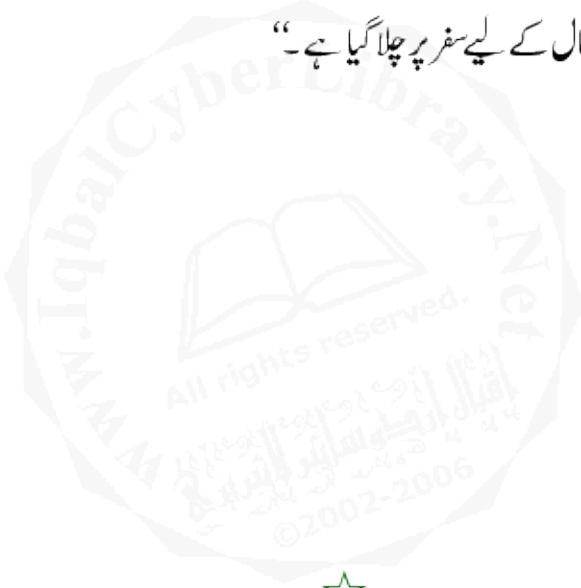
دو دیوانے گپ شپ میں مصروف تھے اتنے میں ایک ملاقاتی ادھر آ نکلا۔

ایک نے اس ملاقاتی سے کہا ”میں نپولین ہوں“

تمہیں یہ کس نے کہا ہے؟ ملاقاتی نے سوال کیا۔

”فرانس کے صدر نے“ دیوانے نے جواب دیا۔

اس موقع پر دوسرا بول اٹھا ”غلط بالکل غلط میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا تھا۔“

☆

جب ایک جغرافیہ کا استاد ناراض ہوتا تو اپنے دل کی بھڑاس یوں نکالتا۔
''دفعان ہو جاؤ، وحشی افریقی۔ تمہارے جغرافیہ کے طول و عرض میں معلومات کا کسی جگہ وجود نہیں ہے۔ تمہارا دماغ چٹیل میدان ہے، ریت کے بگولے! میری تو خواہش ہے کہ تو بحر منجمد شمالی میں غرق ہو جائے۔ تمہارے سر پر کوہ البرز ٹوٹے اور تو کسی سنگلاخ چٹان کی طرح آتش فشاں پھٹنے سے بکھر جائے۔''

☆

جوں اور ہاتھی میں کیا فرق ہے؟
ہاتھی جوں رکھتا ہے لیکن جوں ہاتھی نہیں رکھتی۔

☆

بیٹا: ابا جان میرے سینگ کیوں نہیں ہیں؟

باپ: لیکن وہ کیوں؟

بیٹا! ماسٹر صاحب کہتے ہیں تو اللہ میاں کی گائے ہے۔

☆

ایک مرتبہ فرانسیسی ادیب والیٹر کی ایک شخص نے لڑائی ہوگئی اب اس نے اپنے دشمن کے خلاف لکھنے کی بہت کوشش کی، لیکن کوئی خاص کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بالآخر اس نے لکھا میں نے سنا ہے کہ موسیو بلان آنجہانی ہو گئے ہیں۔ وہ علم دوست اور نوع پرور ادیب تھے وہ ایک وفادار شوہر تھا اور باپ بھی بہت اچھا تھا بشرطیکہ وہ واقعی مر چکا ہو۔

☆

الفرڈ ہچاک ایک جگہ کہتا ہے حیوانات انسان سے برتر ہیں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کسی جگہ بیس گھوڑے دوڑ میں شرکت کریں تو بیس ہزار تماشائی ٹکٹ خرید کر ان کی دوڑ دیکھتے ہیں۔ لیکن اگر بیس آدمیوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ ہو تو ایک بھی گھوڑا مفت دوڑ دیکھنے کے لیے نہیں آئے گا۔

☆

ماں ''ہوشنگ کیوں بلک بلک کر رو رہے ہو۔؟''

ہوشنگ: روتے ہوئے ہمسائے کے لڑکے نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے۔

ماں غصے سے خدا اسے غارت کرے تو نے اسے کیا کہا تھا۔

ہوشنگ: ''ماں کہنا کیا تھا میں چاہتا تھا کہ اس کے ایک مکا لگاؤں لیکن وہ ایک طرف ہو گیا اور میرا مکا دیوار سے جا ٹکرایا اور......''

مشہور زندہ دل سکاچ میک ڈونلڈ ایک مرتبہ اپنے دوست ایڈورڈ سے ملنے گیا اور حال چال پوچھنے کے بعد کہنے لگا ''ایڈورڈ میں تمہارے ساتھ دس پونڈ کی شرط لگاتا ہوں اگر تم یہ بتا دو کہ میں تمہیں کیوں ملنے آیا ہوں؟

ایڈورڈ نے سوچ کر کہا اور بولا ''ہاں میری جان مجھے معلوم ہے تو مجھ سے کچھ رقم لینے آیا ہے۔''

یہ سن کر میک ڈونلڈ نے ایک فاتحانہ قہقہہ لگایا اور بولا ''دیکھا میں جیت گیا میں تو صرف تیری صورت دیکھنے آیا تھا۔ ''نکال دس پونڈ''۔

کرسمس کے موقع پر ایک باپ نے بیٹے سے پوچھا ''میں تمہارے لیے کیا چیز تحفہ میں لاؤں؟''

''ڈیڈی ڈھول لے آیئے۔''

نہیں یہ ٹھیک نہیں۔ تم صبح سے شام تک اسے بجاتے رہو گے اور مجھے کوئی آرام سے نہیں کرنے دو گے۔

نہیں ابا جان ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ بلکہ میں ڈھول اس وقت بجایا کروں گا جب آپ سو رہے ہوں گے۔

☆

کوئی شخص ایک پادری کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے کہہ رہا تھا، میرے روحانی باپ! ''میں نے ہمسائے کے باغ سے چالیس مرغ چرائے ہیں''

پادری نے حیرت سے پوچھا ''لیکن اتنا مشکل کام تم نے ایک ہی مرتبہ کیسے کیا؟ اوہ......میرے روحانی باپ! یہ مشکل کام میں نے ایک مرتبہ نہ کیا...... پرسوں دس مرغ، کل دس مرغ، اور آج دس مرغ چرائے اور......''

پادری نے اس کی بات درمیان میں کاٹ کر کہا۔ خوب، لیکن یہ تو کل تیس مرغ ہوئے......پھر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو کہ چالیس مرغ چرائے؟

آدمی نے عقیدت سے سر جھکا کر کہا ''میرے روحانی باپ آپ نے سچ کہا کہ یہ تو تیس ہوئے لیکن دس مرغ میں نے کل بھی تو چرانے ہیں۔''

☆

ایک عورت گوشت خریدنے کے لیے آئی اور کہنے لگی کہ مجھے نرم اور عمدہ قسم کا گوشت دے دو، لیکن ہاں یہ خیال ضرور رکھنا کہ اس میں چربی، ہڈی اور چھچھڑے بالکل نہ ہوں...... سمجھ گئے نا؟

ہاں ہاں کیوں نہیں، قصاب نے سر ہلا کر کہا ''تو پھر آپ کو کسی پولٹری فارم پر جانا چاہیے اور وہاں سے کچھ انڈے خریدنے چاہیے گوشت نہیں''

☆

ایک جشن میں ایک مشہور ملاح ایک اخبار نویس کو انٹرویو دے رہا تھا۔ اخبار نویس نے پوچھا، آپ نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ کشتی رانی میں بسر کیا ہے اور یقیناً بہت سے طوفانوں سے سامنا ہوا ہوگا۔ کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ کی زندگی میں سب سے خطرناک طوفان کون سا آیا؟ ملاح نے سوچ کے سمندر سے سر نکالتے ہوئے کہا ''ہاں ہاں یاد تو آتا ہے۔ سب سے خطرناک طوفان اس دن آیا تھا۔ جب میں نے اپنے گھر میں جہاں میری بیوی نے خوب صفائی کی ہوئی تھی سگریٹ کی راکھ بکھیری تھی۔''

☆

ایک آدمی اپنی کار میں بیٹھا ہوا ایک پل پر سے گزر رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ''دریا کے درمیان میں ایک آدمی ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور چلا رہا ہے کہ میری مدد کرو میں ڈوب رہا ہوں مجھے بچاؤ''

کار میں بیٹھا ہوا آدمی چند لمحے تو اس منظر کو حیرت سے دیکھتا رہا اور پھر چلا کر بولا ''اس میں مدد چاہنے کی کیا بات ہے۔ میں بھی تمہاری طرح تیرنا نہیں جانتا لیکن میں نے کبھی اس طرح چیخنے چلانے کی کوشش نہیں کی کہ مجھے تیرنا نہیں آتا۔ مجھے تیرنا نہیں آتا ....''

ایک جوڑا فرانس کے ایک دیہات سے پیرس گیا اور اپنے ایک دوست کے گھر قیام کیا۔ میزبان نے ان کا دل خوش کرنے کے لیے انہیں تھیٹر کے دو ٹکٹ لا کر دیئے۔ لیکن آدھ گھنٹے بعد ہی جوڑا واپس آ گیا۔ میزبان نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا ''خیریت تو ہے آپ پورا ڈرامہ کیوں نہیں دیکھا۔ تینوں ایکٹ دیکھنے تھے۔''

ہم نے تو صرف ایک ہی ایکٹ دیکھا۔

وہ کیوں؟

اس لیے کہ ہمیں جو پروگرام دیا گیا تھا اس پر تحریر تھا کہ دوسرا ایکٹ تین سال بعد ہوتا ہے۔

☆

پولیس کا ایک سپاہی ایک خطرناک مجرم کو لے کر جا رہا تھا کہ راستے میں تیز ہوا چلنے کی وجہ سے اس کی ٹوپی اڑ گئی۔ مجرم نے کہا ”میں جا کر آپ کی ٹوپی لے آتا ہوں۔“

ہرگز نہیں...... تم مجھے دھوکا دینا چاہتے ہو اور کیا تم نے مجھے بالکل احمق سمجھ رکھا ہے۔ تم یہیں ٹھہرو میں خود جا کر لے آتا ہوں۔

☆
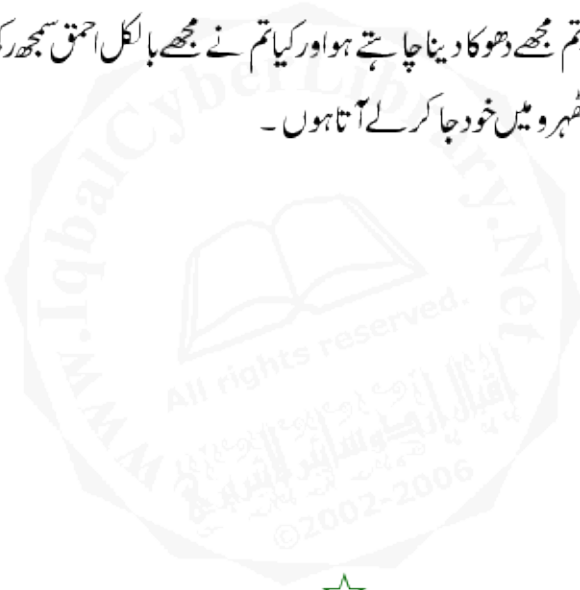
شوہر: تمہیں تو پارلیمنٹ کا ممبر ہونا چاہیے۔

بیوی: وہ کیوں؟

شوہر: اس لیے کہ تم بل پیش کرنے میں بہت ماہر ہو۔

☆

پیرس کی پولیس کو فون ملا ’’مہربانی سے جلد آیئے ایک چور ایک کمرے میں ایک موٹی عورت کے نیچے پھنس گیا ہے‘‘ ایڈریس ہے پانچویں شاہرہ۔ اپارٹمنٹ نمبر ستائیس۔تیسری منزل‘‘۔

پولیس افسر نے پوچھا ’’ہم آرہے ہیں لیکن آپ کون صاحب بول رہے ہیں۔‘‘ ’’میں خود چور بول رہا ہوں جناب‘‘

☆
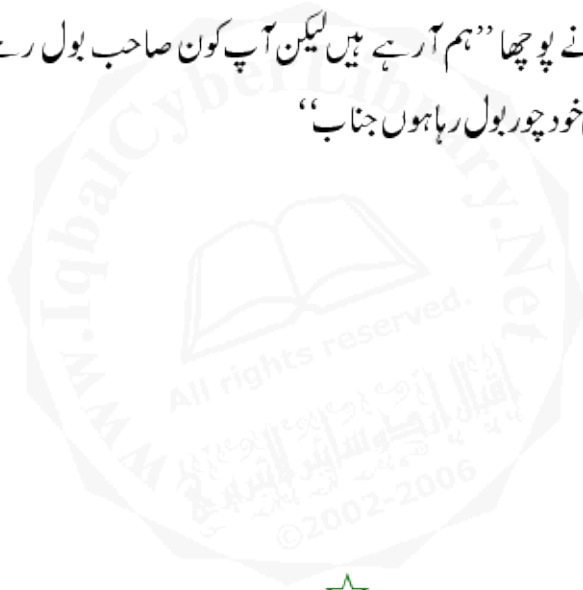
وکیل ملزم سے :مقتول نے تمہیں کیا کہا تھا کہ جس پر تم نے اسے قتل کر دیا۔

ملزم: جناب وہ بات کسی شریف آدمی کے سامنے نہیں کہی جا سکتی۔

وکیل: تو ٹھیک ہے تم یہ بات جج صاحب کے کان میں کہہ دو۔

☆

ایک پادری افریقہ میں مذہب کی تبلیغ کر رہا تھا کہ ایک جزیرے پر کشتی سے اترا۔ اتفاقاً وہ جزیرہ آدم خوروں کا تھا۔ فوراً ایک آدم خور ادھر آنکلا اور پادری کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ پادری نے پوچھا "آپ مجھے یوں کیوں گھور رہے ہیں"

آدم خور نے جواب دیا "میں اپنے قبیلے کا وزیر خوراک ہوں۔"

☆

لندن کی ایک عدالت میں ایک شخص پر اس الزام کے تحت مقدمہ چلایا گیا کہ اس نے اپنی ساس کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

مخالف وکیل نے بہت دلائل دیئے کہ اس ملزم کا جرم بہت بڑا ہے اس لیے اسے کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیے لیکن ان سب کے باوجود جج نے اسے بری کر دیا اور صرف دس پونڈ جرمانہ کیا۔

ملزم نے حیرت زدہ ہو کر جج سے پوچھا کہ اتنے بڑے جرم کی اتنی چھوٹی سزا؟ "ہاں" جج نے جواب دیا میرا اصول ہے کہ ہر انسان کو اپنی غلطی سدھارنے کا دوسرا موقع ضرور ملنا چاہیے۔

☆

ایک مرتبہ نویڈا کا ایک ریڈ انڈین سردار جوئے میں دس لاکھ ڈالر جیت گیا۔ ہارے ہوئے جواری کے پاس رقم نہ تھی اس دو گھنٹے کی مہلت لی اور واپس شہر چلا گیا۔ اتنے میں امریکہ نے صحرائے نویڈا میں اٹیم بم کا دھماکہ کر دیا جس کی آواز سے ریڈ انڈین سردار گھوڑے پر سے گر پڑا وہ کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھا اور کہنے لگا۔

"بے دین! مردوں کی کہہ دیتا کہ میں رقم ادا نہیں کر سکتا اس طرح دھماکہ کر کے دھواں اڑانے اور مجھے ڈرانے کی کیا ضرورت تھی۔"

میں بازار جا رہا تھا کہ میں نے ایک بچے کو اپنی ماں کے پیچھے روتے اور چیختے چلاتے دیکھا۔ میں اس کی ماں کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ کا بچہ کیوں روتا ہے؟

ماں نے بتایا کہ اس کا دل مٹھائی کھانے کو چاہتا ہے لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔

یہ سن کر مجھے اس ماں اور بچے پر بہت ترس آیا۔ میں نے فوراً جیب سے دس ڈالر کا نوٹ نکال کر بچے کو دیا کہ وہ مٹھائی خرید کر باقی رقم مجھے واپس کر دے۔

چند منٹوں کے اندر بچہ اپنی پسندیدہ مٹھائی کے ساتھ مسکراتا ہوا آ گیا اور

میرے ہاتھ پر بقایا نو ڈالر رکھ دیئے ۔اس کی ماں بھی بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ ہم دونوں کتنے خوش ہیں میں نے کہا ’’تینوں‘‘

وہ کیسے؟ ماں نے استفسار کیا۔

وہ اس طرح کہ بچہ خوش ہو گیا کہ اسے مٹھائی مل گئی تم خوش ہو گئی کہ بیٹا مسکرانے لگا اور میں خوش ہوا کہ میرا دس ڈالر کا جعلی نوٹ چل گیا۔

☆

فارسی کے مشہور شاعر انوری بلخ کے بازاروں میں گھوم رہے تھے۔ایک بازار میں گھومتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ایک مجمع کے سامنے ایک نامعلوم شخص ان کا کلام سنا رہا تھا۔انہوں نے آگے بڑھ کر پوچھا ’’جانتے ہو کہ یہ کس کا کلام ہے؟

بالکل، انوری کا‘‘

انوری کون ہے؟......میں خود ہوں

اس پر انوری نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا شعر چور تو سنے تھے لیکن شاعر چور پہلی بار دیکھا ہے۔

☆

ایک شخص کو کتے نے کاٹ لیا وہ بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔ ڈاکٹر نے علاج کرنے سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میں اپنا کلینک چھ بجے بند کر دیتا ہوں۔

جناب مجھے تو معلوم ہے لیکن اس کتے کو یہ معلوم نہ تھا۔''

☆
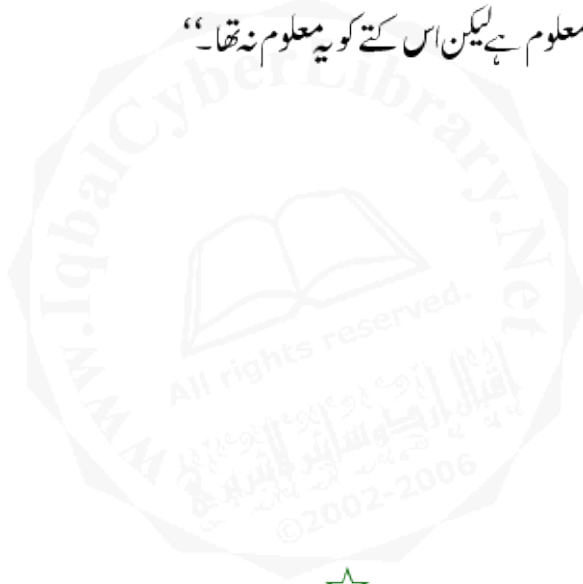
عرب کا ایک مشہور قلم کار جاحظ جا رہا تھا۔ راستے میں اسے ایک خوب صورت نازنین ملی اور اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

جاحظ کافی بد صورت تھا اس لیے اسے حیرت ہوئی کہ اتنی خوب صورت حسینہ کیسے اس پر عاشق ہو گئی۔ خیر دل ہی دل میں خدا کی عظمت کا ذکر کرتا چلا گیا۔

دونوں ایک آرٹسٹ کی دکان میں داخل ہو گئے اور وہ چنچل حسینہ مصور سے یہ کہہ کر بھاگ گئی

کہ ''لو یہ ہے''

اب جاحظ حیرت زدہ کھڑا تھا مصور خود ہی بولا

''بات یہ ہے کہ یہ شوخ حسینہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے شیطان کی

تصویر بنا دو۔ لیکن میں نے کہا

کہ میں نے تو کبھی شیطان دیکھا ہی نہیں ہے۔ بھلا ایک ان دیکھی صورت کی تصویر کیسے بناؤں۔ چنانچہ وہ گئی اور تمہیں پکڑ لے آئی۔''

☆

دو دوست باتیں کر رہے تھے ایک نے کہا ''میں نے شادی اس لیے کی تھی کہ خالی گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔''

لیکن اس وقت تو رات کے بارہ بج رہے ہیں اور تم ابھی تک یہیں ہو۔

دوست نے پوچھا۔

اس لیے کہ اب گھر اور بیوی دونوں کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔

☆

استاد نے شاگرد کی کاپی پر لکھا ''خوشخط لکھنے کی مشق کیا کرو''

دوسرے دن شاگرد آیا اور استاد سے کہنے لگا!

سر! وہ کل آپ نے میری کاپی پر جو لکھا تھا وہ مجھ سے اور میرے ابا جان سے پڑھا نہیں گیا۔

☆

عدالت میں مقدمہ پیش ہوا ملزم پر الزام تھا کہ اس نے ایک شخص کو بہت بری طرح سے پٹائی کی ہے۔ جج نے پوچھا۔

تم نے اس شخص کی اتنی پٹائی کیوں کی؟

جناب اس نے مجھے پچھلے سال دریائی گھوڑا کہا تھا۔

لیکن تم نے تو پٹائی کل کی ہے۔

ہاں جناب! کل میں نے پہلی مرتبہ دریائی گھوڑا دیکھا تھا۔

☆

استاد نے احمد کا ہاتھ پکڑا اور اسے تختہ سیاہ کے قریب لے گیا اور کہنے لگا ''میں ابھی ایک سوال لکھتا ہوں تم نے اسے حل کرنا ہے۔''

بہت اچھا جناب، ذرا جلدی سے سوال لکھئے۔

استاد نے لکھا ''میں عید کے موقع پر ایک سوٹ سلوانا چاہتا ہوں۔ اس مقصد کے لیے مجھے سوا تین میٹر کپڑا چاہیے۔ پورے کپڑے کی قیمت پندرہ سو ریال ہے یہ بتاؤ یہ کپڑا مجھے کتنے تومان فی میٹر پڑا۔''

احمد نے جواب دیا ''جناب اس کا حساب لگانا تو مشکل ہے اگر آپ میرا مشورہ قبول کریں تو سلا سلایا سوٹ خرید لیں۔''

ایک بیٹا اپنے باپ کو نصیحت کر رہا تھا ابا جان سگریٹ پینا بہت ہی بری عادت ہے میرے استاد کہتے ہیں سگریٹ نوشی سے انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے۔

باپ نے بیٹے کی طرف ایک نظر ڈالی اور بولا، بیٹا ! اس وقت میری عمر ستر سال ہے اور میں گزشتہ پچپن سال سے سگریٹ نوشی کر رہا ہوں میری تو عمر کم نہیں ہوئی بیٹے نے احتجاج کرتے ہوئے کہا ابا جان یہی تو بات ہے اگر آپ سگریٹ نوشی نہ کرتے ہوتے تو اس وقت کم از کم اسی سال کے ہوتے۔

☆

کینیڈا کے ایک علاقے البرٹا میں ریڈ انڈینز کی ایک بستی میں سیلاب نے تباہی مچا دی۔

کینیڈا کی ائرفورس نے فوراً ہیلی کاپٹر بھیجے تا کہ انہیں مصیبت زدہ علاقے سے نکال کر محفوظ علاقے پہنچایا جا سکے۔ لیکن دو گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی جب ریڈ انڈینز کی تعداد میں کوئی کمی نہ ہوئی تو سب حیران رہ گئے کہ اتنے زیادہ سرخ پوست کہاں سے آ گئے ہیں۔

جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ جن سرخ پوستوں کو محفوظ مقامات پر چھوڑا جاتا تھا وہ ہیلی کاپٹر میں سیر کرنے کے شوق میں دوبارہ بھاگ کر پھر مصیبت زدہ علاقے میں پہنچ جاتے تھے تا کہ دوبارہ اور سہ بارہ ہیلی کاپٹر کی سیر سے اندوز ہو سکیں۔

☆

ایک عورت چڑیا گھر میں ایک پنجرے کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھی میرے
پیارے چیتے! تمہاری کھال کتنی خوب صورت ہے۔ اگر تمہارے منہ میں
زبان ہوتی تو تم اپنی خوبصورتی بیان کرتے اور کہتے...... تماشائی اس کی بات
کاٹتے ہوئے بولا ''یہی کہتا کہ میں شیر ہوں چیتا نہیں۔''

☆

ایک مالی نے دیکھا کہ ایک لڑکا سیب کے درخت پر چڑھا ہوا تھا اس نے
پوچھا ''درخت کے اوپر چڑھ کر کیا کر رہے ہو؟''
جناب! آپ کا سیب گر پڑا تھا اسے دوبارہ شاخ پر لگانے کی کوشش کر رہا
ہوں۔

☆

ایک عیسائی مبلغ افریقہ کے سفر پر تھا۔ ایک گاؤں میں پہنچا اور سردار سے مترجم کی معرفت باتیں کرنے لگا۔ سردار سے پوچھا ''کیا کبھی دین کا ذائقہ بھی چکھا ہے''

''کیوں نہیں'' سردار نے جواب دیا گزشتہ ہفتے ایک پادری پکا کر کھایا تھا کافی مزے دار تھا۔

☆
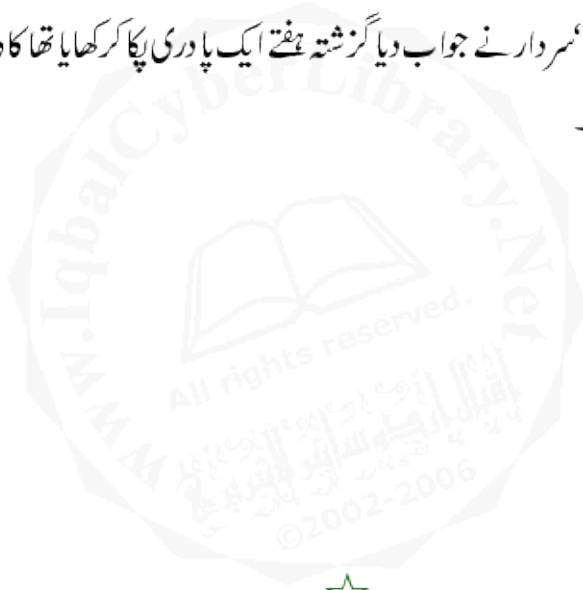
سکاٹ لینڈ کے ملا نصیر الدین میک ڈونلڈ نے ایک مٹھائی کی دکان کھولی۔ جب اسے ایک شاگرد کی تلاش ہوئی تو ایک دوست نے پوچھا تمہیں کیا ملازم درکار ہے نیا کام کرنے والا یا پرانا منجھا ہوا شادی شدہ یا کنوارہ۔ بوڑھا یا جوان؟

میک ڈونلڈ نے جواب دیا ''ان سب باتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ امیدوار صرف ایک شرط پوری کرتا ہو کہ وہ ذیابیطس کا مریض ہوتا کہ وہ میری مٹھائی خود ہی نہ کھاتا رہے۔''

☆

ایک شخص نے جب پہلی مرتبہ کھلاڑیوں کو ہاکی کھیلتے ہوئے دیکھا تو اس پر یوں تبصرہ کیا ''بالکل بیوقوفانہ کھیل ہے۔ بیچارے تمام کھلاڑی لاٹھیاں لے کر ایک گیند کو پیٹ کر غصہ ٹھنڈا کر رہے ہیں۔ اس کھیل کے منتظمین کو چاہیے کہ ہر کھلاڑی کو ایک ایک گیند دے دیں تا کہ وہ اپنی اپنی گیندوں کو پیٹ کر اپنا غصہ ٹھنڈا کر لیں۔''

☆
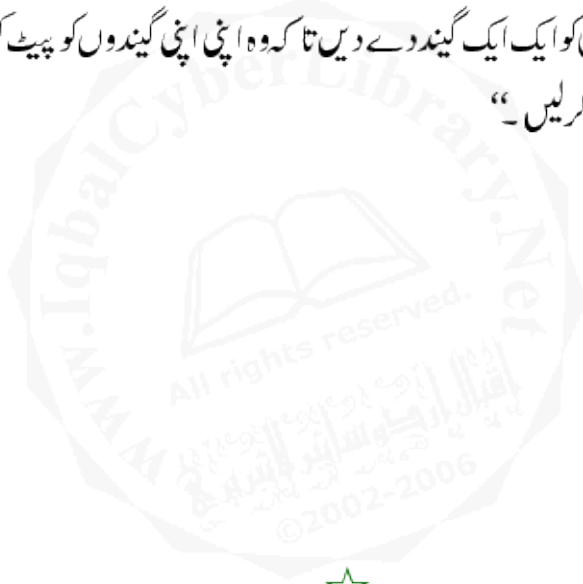
فوجی پریڈ کی ریہرسل ہو رہی تھی۔ ایک فوجی نے غلط قدم اٹھایا تو پریڈ کمانڈر نے غصے میں کہا ''یہ کون بےوقوف ہے جس نے اپنے دونوں پاؤں اٹھائے ہوئے ہیں۔''

☆

بی بی سی کے ایک ذہنی آزمائش کے پروگرام میں سوال کیا گیا۔

''ایک سکاچ جوڑا ہوٹل کے ایک کمرے میں مقیم ہے۔صبح جب شوہر کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی مرچکی ہے بتائیے اس صورت حال میں سکاچ شوہر سب سے پہلا کام کیا کرے گا وہ مردہ دفن کرنے والوں کو طلب کرے گا یا پولیس کو فون کرے گا یا......؟

جناب!وہ سب سے پہلے ہوٹل کے منیجر کرفون کرے گا''

امیدوار نے جواب دیا کس مقصد کے لیے؟اور کیا پیغام دے گا؟''

''صبح کا ناشتہ صرف ایک شخص کے لیے آئے''۔

جواب صحیح ہے لیکن آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

''میں خود ایک سکاچ ہوں''

☆

بیوی غصے پاؤں پٹختی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی اور شوہر سے کہنے لگی۔

اس ڈرائیور کے بچے کو آج اسی وقت نوکری سے نکال دو۔

لیکن اس کا قصور کیا ہے؟

اس نے دو مرتبہ حادثہ کرنے کی کوشش کی اور میں ہر مرتبہ مرتے مرتے بچی۔

کوئی بات نہیں ڈیئر! ڈرائیور کو ایک موقع اور دے دو پھر میں اسے نوکری سے برخاست کردوں گا

ایک شخص حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہا تھا "عجیب وغریب بات ہے۔ جب کسی شخص کی کوئی چیز چوری ہوتی تو وہ میرا گریبان پکڑ لیتا ہے اور اس سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ چوری کا مال بھی میرے پاس سے ہی نکلتا ہے۔"

☆

ماں نے بیٹے روتے ہوئے دیکھا تو پیار سے پوچھا ''میرے چاند کو کس نے مارا ہے کیوں روتا ہے؟''

ماں! ماسٹر جی نے کلاس سے نکال دیا ہے۔

بیٹا! ضرور تو نے کوئی شرارت کی ہوگی۔

ماں قسم لے لو، جو میں نے کوئی شرارت کی ہو، میں تو کلاس میں سو رہا تھا۔

☆
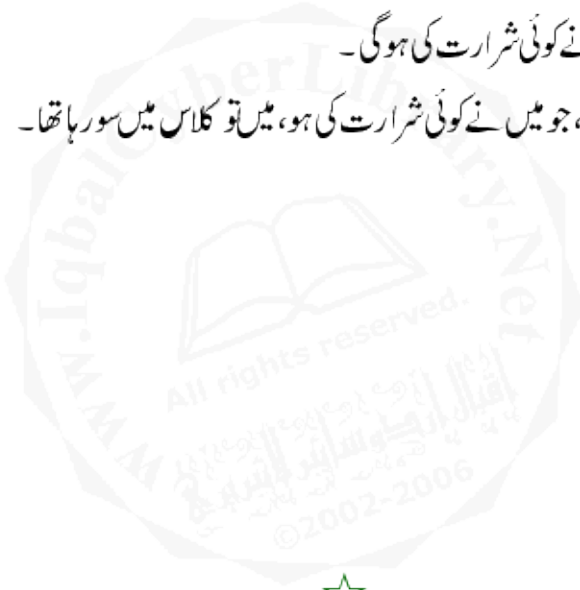
دو محقق آپس میں ملے تو ایک دوسرے پر اپنی اپنی برتری ثابت کرنے لگے۔

پہلا محقق بولا: میں نے اس امر کی مکمل تحقیق کر لی ہے کہ شکسپیئر کے ڈرامے ملکہ الزبتھ نے لکھے ہیں۔

تم بیوقوف ہو، ایسے ڈرامے تو صرف ایک مرد ہی لکھ سکتا ہے۔

تو میں کب کہہ رہا ہوں کہ ملکہ الزبتھ اول عورت تھی۔

ایک شخص نے دو درجن مرغیوں کا آرڈر دیا اور اتفاقاً ایک ضروری کام کے سلسلے میں ایک دوسرے شہر چلا گیا جب واپس آیا تو دروازے پر پرچہ لکھا ہوا تھا۔

تمہاری غیر حاضری میں مرغیاں چھوڑے جا رہا ہوں

اس شخص نے بہت محنت سے بکھری ہوئی مرغیوں کو پکڑا اور خط لکھا مجھے کل بیس مرغیاں ملی ہیں۔ باقی چار مرغیاں نجانے کہاں چلی گئیں۔

جواب ملا ''تم خوش قسمت ہو کیونکہ میں صرف چار مرغیاں چھوڑ کر گیا تھا۔''

چھ اگست ۱۹۵۰ء کو سنگاپور میں جی او سی میجر ڈنلپ چینی نوجوان سے خطاب کرنے والے تھے۔ مسئلہ یہ تھا کہ نوجوان انگریزی سے نابلد تھے چنانچہ انہیں ہدایت کی گئی، مقرر کا احترام کرنا آپ سب پر لازم ہے۔ اس لیے جب مقرر تقریر کرتے ہوئے درمیان میں رکے تو آپ لوگ نعرہ ہائے تحسین لگانے اور تالیاں بجانی شروع کر دیں۔

اتفاق ایسا ہوا کہ میجر ڈنلپ بیمار پڑ گیا اور اس کی جگہ ایک دوسرا بریگیڈئر تقریر کرنے آیا۔ اس نے اپنے تعارفی جملوں میں کہا ''مجھے افسوس ہے کہ میجر جنرل بیمار پڑ گئے ہیں۔'' یہ کہہ کر وہ رکے۔ فوراً نوجوانوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ بریگیڈئر کو نوجوانوں کی اس حرکت بہت غصہ آیا اور ذرا

درشت لہجے میں بولا۔

یہ حقیقت ہے کہ میجر جنرل بیمار پڑ گئے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ رکا تو نوجوانوں نے پھر تالیاں بجائی اور نعرے لگانے شروع کر دیئے اور جب تیسری مرتبہ اس نے اسی حقیقت کا اظہار کیا تو نوجوانوں نے زیادہ جوش دکھانے کے لیے نعروں، تالیوں کے ساتھ ساتھ ناچنا بھی شروع کر دیا۔

☆

شوہر بیگم سے: مجھے دفتر جانے میں دیر ہو رہی ہے۔ آخر یہ ناشتہ کب تیار ہو گا؟

بیگم: آپ تو یونہی شور مچاتے ہیں۔ میں تو دو گھنٹے سے کہہ رہی ہوں کہ بس پانچ منٹ میں ناشتہ تیار ہوا جاتا ہے۔

☆

ریستوران میں ایک صاحب کھانا کھانے کے بعد جب اپنے ہاتھ تولیے سے صاف کرنے لگے تو تولیہ دیکھ کر بیرے سے شکایت کی ''دیکھو! یہ تولیہ تو بہت میلا ہے۔ مجھے دوسرا......''

بیرا درمیان میں بات کاٹ کر بولا ''کمال ہے جناب! صبح سے ایک سو آدمی اس سے ہاتھ صاف کر چکے ہیں لیکن آپ کے علاوہ کسی نے شکایت نہیں کی۔''

ایک مرتبہ برطانیہ کے وزیرِاعظم لائیڈ جارج پارلیمنٹ میں تقریر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ''ہم ناروے اور ڈنمارک کی آزادی کے لیے لڑیں گے۔ ہمیں عوام کی آزادی کی خاطر لڑنا پڑے گا ہم سوئٹزرلینڈ کی آزادی کی خاطر لڑیں گے ہم......

انہوں نے کئی ممالک کے نام گنوا دیئے۔ اس پر حزبِ اختلاف کے لیڈر نے کھڑے ہو کر کہا اور ہم جہنم کی آزادی کی خاطر لڑیں گے۔

''ضرور ضرور'' مسٹر لائیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا ہر شخص کو اپنے اپنے وطن کی آزادی کی فکر ہوتی ہے۔''

☆

شاگرد نے استاد سے پوچھا: اگر دریا میں آگ لگ جائے تو مچھلیاں کہاں چلی جاتی ہیں؟

جانا کہاں ہے وہ درختوں پر چڑھ جاتی ہیں۔

واہ! مچھلیاں بھی کوئی گائیں بھینسیں ہیں جو درختوں پر چڑھ جاتی ہیں۔

☆
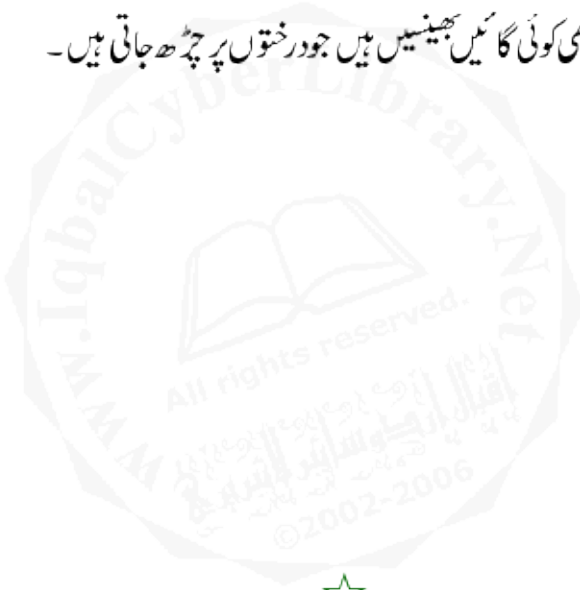
ایک مصنف نے اپنے کسی دوست کو اپنی نئی کتاب بھیجی کتاب وصول کر کے دوست نے ٹیلی گرام دیا۔ کتاب شاہکار تصنیف ہے۔ یہ کتاب آپ نے کن صاحب سے لکھوائی ہے؟

مصنف نے فوراً بذریعہ تار جواب دیا۔ کتاب پسند کرنے کا شکریہ۔ یہ کتاب آپ نے کن صاحب سے پڑھوائی ہے؟

☆

نیوٹن سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تربوز جیسا بڑا پھل تو بیلوں پر لگے اور سیب درختوں پر۔ اتنے میں ایک سیب ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس نے فوراً خدا کا شکر ادا کیا اور کہا ''آج اگر سیب کی جگہ تربوز لگے ہوتے تو......''

☆

ایک صاحب بیکری والے سے شکایت کر رہے تھے۔ آپ کی بیکری کی ڈبل روٹیاں بہت باسی ہوتی ہیں۔

جناب! میں اس وقت سے ڈبل روٹیاں بنا رہا ہوں جب آپ پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

میرے بھائی یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اُس وقت کی ڈبل روٹیاں اب کیوں بیچ رہے ہو؟

ایک دفعہ علی گڑھ میں مشاعرہ ہو رہا تھا۔اہل ذوق دور دور سے شرکت کے لیے آئے ۔علامہ اقبال بھی تشریف فرما تھے۔مشاعرے کے اختتام پر علی گڑھ کے چند مقامی شعرا نے علامہ اقبال کو پریشان کرنے کی ٹھانی۔انہوں نے ایک مصرع منتخب کیا اور علامہ اقبال کو اس پر گرہ لگانے کے لیے کہا۔ مصرع کچھ یوں تھا۔

؎ مچھلیاں ہوں دشت میں اور ہرن پانی میں

علامہ نے بے ساختہ گرہ لگائی ۔

؎ اشک سے دشت بھریں، آہ سے سوکھیں دریا
مچھلیاں ہوں دشت میں اور ہرن پانی میں

ایک چوکیدار کا ملازمت سے پہلے انٹرویو ہو رہا تھا اور چوکیدار اپنی خوبیاں یوں گنوا رہا تھا۔

جناب میرے اندر چوکیدار بننے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مجھے دروازے پر سوتا دیکھ کر چور ڈر جاتے ہیں اور بعض اوقات ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں اور بندہ میں دوسری خوبی یہ ہے کہ میں ذرا سی آہٹ پر جاگ جاتا ہوں ۔

☆

فقیر: خدا کے نام پر ایک روپیہ دے دو۔

راہگیر: اتنے ہٹے کٹے ہو، کوئی کام کیوں نہیں کر لیتے؟

فقیر: میں نے ایک روپیہ مانگا ہے مشورہ نہیں۔

☆

ایک پروفیسر نے دونوں جرابیں مختلف رنگ کی پہن رکھی تھیں۔ ایک شاگرد نے جب اس طرف اشارہ کیا تو پروفیسر صاحب بولے۔ مجھے خود حیرت ہے اس قسم کا ایک جوڑا گھر پر بھی موجود ہے۔

☆

تھانیدار: تم چور کا پیچھا کرتے ہوئے سکول کے ایک کمرے میں داخل ہو گئے اور وہاں پر جب چور نے تمہاری پٹائی شروع کی تو تم نے شور کیوں نہ مچایا؟

سپاہی: جناب وہاں لکھا تھا ''یہاں شور کرنا منع ہے''۔

----------The End----------